

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ، وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

خزینہ نسواں / مع عورتوں کی نماز

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، **يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤوسكم وارجلكم الى الكعبين** ط (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶) ترجمہ : اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

1- **مفتاح الصلوة الطهور** نماز کی کنجی ہے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۱ راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

2- **لا يقبل الله صلوة الا بطهور** اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۷ راوی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

دُرس

سورۃ مائدہ کی آیت کریمہ اور ابن ماجہ شریف کی دونوں حدیثوں سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ طہارت کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی بلکہ بغیر طہارت کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے اور اگر معاذ اللہ عز وجل نماز کو ہلکا جان کر یا بطور تحقیر یعنی حقارت اور بے قدری کی نیت سے طہارت کے بغیر نماز پڑھی تو یہ کفر ہے۔

حکایت

حضرت عمرو بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ متقی اور پرہیزگار سمجھتے تھے جب وہ اپنی قبر میں آیا تو فرشتوں نے کہا کہ ہم تجھ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سو کوڑے ماریں گے اس نے کہا کیوں مارو گے؟ حالانکہ میں توروک و تقویٰ کو اختیار کئے ہوئے تھا، تو فرشتوں نے کہا کہ چلو پچاس کوڑے ہی ماریں گے اس پر وہ شخص برابر بحث کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ فرشتے ایک کوڑے پر آ گئے اور انہوں نے ایک کوڑا عذاب الہی کا مارا جس سے تمام قبر میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ شخص ہلاک ہو گیا پھر اس کے بعد وہ زندہ کیا گیا تو اس نے پوچھا کہ تم نے مجھے کوڑا کیوں مارا؟ فرشتوں نے جواب دیا **صَلَّيْتَ يَوْمًا وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضوءٍ** یعنی تُو نے ایک دن نماز پڑھی حالانکہ تُو بے وضو تھا۔ (شرح الصدور ص ۶۸ عربی)

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے کے لئے ذرا اونچی جگہ بیٹھے تاکہ پانی کے چھینٹیں زمین سے ٹکرا کر اعضاء اور کپڑوں پر نہ لگیں اور وضو کرتے وقت منہ قبلہ رخ ہوا اگر اس میں دشواری ہو تو جس طرف بھی رخ ہو سکتا ہے اس طرف رخ کر کے وضو کرے۔ وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرے یعنی ”میں نیت کرتی ہوں ناپاکی دور ہونے اور نماز کے جائز ہونے کی۔“ اگر نیت نہ کی تو وضو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائیگی پھر **بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ** پڑھ لے کہ اس کا حدیث پاک میں بہت ثواب وارد ہے۔ (معجم صغیر طبرانی راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اب سے سے پہلے دونوں گٹوں تک تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور اگر کسی برتن کو میڑھا کر کے اپنا سیدھا ہاتھ دھو لے اس کے بعد پھر پانی لے کر وضو کرے اگر بغیر ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی مستعمل ہو جائے گا اور وضو کے قابل نہ رہے گا اور اگر ہاتھ ناپاک ہوا تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ خواتین عموماً اس بات کا خیال نہیں کرتیں اور اس طرح وضو نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھ کر بھی نماز کی ادائیگی سے محروم رہتی ہیں ہاتھ دھوتے وقت اگر انگلی میں کوئی انگوٹھی یا مچھلا وغیرہ ہے تو خیال رکھے کہ اس کے نیچے کی جلد پر سے بھی پانی بہہ جائے۔ اگر انگوٹھی یا مچھلے کو بغیر ہلائے ہی پانی بہہ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو ہلائے تاکہ پانی اس مقام پر بہہ جائے اور اگر انگوٹھی یا مچھلے وغیرہ کا حلقہ اتنا تنگ ہے کہ بغیر اتارے وہاں پر پانی نہیں پہنچے گا تو ان کا اتارنا ضروری ہے بعض خواتین نیل پالش وغیرہ انگلیوں کے ناخنوں پر لگاتی ہیں اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا اسی طرح اگر آٹا گوند ہنے کی وجہ سے آٹا ہاتھ یا انگلی وغیرہ پر جم گیا ہو تو اسے بھی چھڑالے۔ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھونے کے بعد پھر سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ پانی لے کر تین کلیاں کرے کلیاں اس طرح کرے کہ منہ کے ہر حصے میں پانی پہنچ جائے اگر روزہ دار ہے تو غرغہ نہ کرے یعنی حلق کی جڑ تک پانی نہ پہنچائے کیونکہ اگر حلق سے نیچے پانی اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر روزہ دار نہ ہو تو گھٹی میں غرغہ بھی کرے۔ جب قبلہ رخ ہو کر وضو کر رہی ہو تو گھٹی کا پانی قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ پھینکے بلکہ زمین کی طرف منہ کر کے پھینکے، گھٹی کے وقت مسواک بھی کرے کہ باعث اجر و ثواب ہے، (بہیقی فی شعب الایمان راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) البتہ عموماً عورتیں مسواک کی عادی نہیں ہوتیں کیونکہ ان کے مسوڑھے نرم اور نازک ہوتے ہیں لہذا مسواک کی جگہ مٹی (دنداسا) وغیرہ استعمال کر سکتی ہے جبکہ روزہ دار نہ ہو ورنہ مکروہ ہے مگر مسواک کرنے میں کوئی کراہت نہیں اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا کسی کھر درے کپڑے کو دانتوں اور مسوڑھوں پر اچھی طرح پھیر لے تاکہ منہ کی صفائی ہو جائے اگر دانتوں داڑھوں میں کوئی چیز انگلی ہوئی ہے تو اس کو پہلے ہی نکال دے، البتہ مٹی یا کتھے پونے وغیرہ کا جرم دانتوں پر جم جائے اور اس کے چھڑوانے میں ضرر ہو تو اس کا چھڑانا ضروری نہیں ہے اس کے بعد پھر تین مرتبہ سیدھے ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر ناک میں چڑھائے یہاں تک کہ ناک کے بانے کی نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے اگر روزہ ہو تو مبالغہ نہ کرے

یعنی نرم ہڈی تک پانی نہ پہنچائے کہ اس طرح اگر دماغ تک پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی سیدھے ہاتھ سے لے اور ناک صاف کرتے وقت اٹے ہاتھ کو استعمال کرے اگر ناک میں ریشٹھ وغیرہ کا جرم جم گیا ہو تو اسے پہلے ہی چھڑا لے اس کے بعد پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر چہرہ دھوئے چہرہ کی لمبائی پیشانی جہاں عموماً بال اُگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ہے، اس کا تمام حصے پر تین مرتبہ پانی بہائے پانی بہاتے وقت ہونٹوں یا آنکھوں کو زور سے بند نہ کرے ورنہ بعض صورتوں میں وضو نہیں ہوتا اور جب چہرہ دھوئے تو پانی پیشانی سے ڈالے اس طرح نہ کرے کہ پانی آنکھوں یا ناک پر ڈال لے اور باقی اس سے اوپر والے حصے پر صرف خر ہاتھ پھیر دے اس طرح وضو نہ ہوگا بلکہ ہر وہ حصہ جس کو دھونا مقصود ہے وہاں پانی کا بہہ جانا ضروری ہے اگر آنکھوں کو یا (آنکھوں کا کونہ) پر سُر مہ یا کا جل وغیرہ کا جرم ہے تو اسے پہلے ہی چھڑا لے اسی طرح ماتھے پر تلک، افشاں وغیرہ اور ہونٹوں پر لب اسٹک وغیرہ لگائی ہوئی ہے (خواتین کو چاہئے کہ تلک، افشاں اور لب اسٹک وغیرہ خرافات و فضولیات سے اجتناب کریں) تو اسے بھی دُور کرنا ضروری ہے ورنہ پانی نہ بہنے کی صورت میں وضو نہ ہوگا اسی طرح ناک کا سوراخ جس میں لوگ یا نتھ وغیرہ ہوتی ہیں ان کو چہرے دھوتے وقت آگے پیچھے ہلائے اگر بغیر ہلائے پانی نہیں پہنچے گا تو اس صورت میں ہلانا ضروری ہے، یونہی چہرے دھوتے وقت نہ تو پانی کو زور سے چہرہ پر مارے اور نہ ہی پھنکار مار کر پانی کے چھینٹے اُرائے چہرہ دھوتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ دونوں ابروؤں کے بالوں پر سے اگر بال گھنے ہوں اور اگر چھدرے ہوں تو جلد پر سے اور آنکھوں کی پلکوں پر سے پانی بہہ جائے اگر پلک کا ایک بال بھی خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا چہرہ کو دھونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوئے اس طرح کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو انگلیوں سے لیکر کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھوئے اسی طرح اٹے ہاتھ دھوئے، ہاتھ دھوتے وقت پانی کو انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کی طرف بہانا چاہئے، اگر چوڑی، کنگن یا کوئی اور دوسرا زیور پہنے ہوئے ہو تو ان کو ہلائے تاکہ پانی ان کے نیچے کی جلد پر بہہ جائے اگر ان کے ہلائے بغیر پانی بہہ جاتا ہے تو ہلانے کی حاجت نہیں اور اگر بغیر ہلائے یا بغیر اتارے پانی نہیں پہنچے گا تو پہلی صورت میں ہلانا اور دوسری صورت میں اتارنا ضروری ہے دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد تین تین مرتبہ پانی چلو میں لے کر کہنیوں کی طرف بہانا یہ فضول اور اسراف ہے اس سے بالکل اجتناب کرے بلکہ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد سیدھے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر اٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر بہائے غرض یہ کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے خر کر کے سر کا مسح کرے یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ہلا کر پیشانی کے اس مقام پر رکھے جہاں سے بال جھنا شروع ہوتے ہیں اور شہادت کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے جدار رکھے پھر باقی تمام انگلیوں اور دونوں ہتھیلیوں کو سر کے بالوں سے اچھی طرح رگڑتی ہوئی گردن کی طرف لائے اور اس طرح صرف ان بالوں پر مسح کرے کو سر کے اوپر ہیں گردن کی طرف نیچے تک لٹکے ہوئے بالوں کا مسح نہیں ہوتا ہے اگر کسی نے لٹکے ہوئے

بالوں پر مسح کیا اور سر کے بالوں کو چھوڑ دیا تو اس طرح مسح نہ ہوگا جب سر کا مسح کر لے۔ تو پھر شہادت کی دونوں انگلیوں سے دونوں کان کے اندرونی حصوں کا مسح کرے اور دونوں انگوٹھوں سے دونوں کان کے بیرونی حصوں کا مسح کرے اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، گلے کا مسح کرنا بُرا اور منع ہے۔ جب سر، کان اور گردن کے مسح سے فارغ ہو جائے تو دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت اس طرح دھوئے کہ پہلے سیدھا پاؤں ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھوئے پھر اسی طرح الٹا پاؤں دھوئے اگر پاؤں کی انگلی میں کوئی چھلا وغیرہ ہو یا کوئی دھاگہ یا ذوری وغیرہ بندھی ہو تو دھوتے وقت ان کو ہلا لے، اگر ہلائے یا اتارے بغیر پانی اس جگہ نہیں پہنچے گا تو پھر پہلی صورت میں ہلانا اور دوسری صورت میں اتارنا ضروری ہوگا ہاتھ دھوتے وقت ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کرے یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرے اسی طرح پاؤں دھوتے وقت پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے یعنی پہلے سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کی درمیانی جگہ جسے گھائی کہتے ہیں اس میں اپنے اُٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی نیچے سے ڈال کر گھمائے اسی طرح بالترتیب انگلیوں کا خلال کرتی ہوئی اُٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر خلال ختم کر دے۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء وضو کو کسی پاک کپڑے سے پونچھ لے یا ایسے ہی رہنے دے، دونوں کام درست ہیں البتہ اگر اعضاء کو پونچھے تو اس قدر نہ پونچھے کہ اعضاء بالکل خشک ہو جائیں بلکہ اس طرح پونچھے کہ اعضاء پر قدرے نمی رہے وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ** (حاشیہ الطحطاوی ص ۴۳) ترجمہ: یا اللہ عز وجل تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکوں میں کر دے۔

اور اسی طرح کلمہ شہادت پڑھنا۔ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** (راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور سورہ قدر **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ** کا پڑھنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔ (دہلمی بحوالہ طحطاوی ص ۴۴)

چند باتیں

ہر وضو کو دھونے سے پہلے تھوڑا پانی لے کر تیل کی طرح مل لے تاکہ جلد نرم ہو جائے اور پانی آسانی سے جلد پر بہہ جائے سردیوں میں بالخصوص اس بات کا خیال رکھے کیونکہ سردیوں میں کھال خشک ہو جاتی ہے، وضو کرتے وقت دنیاوی باتوں سے پرہیز کرے، بلکہ ہر عضو کو دھوتے وقت دُرود شریف پڑھتی رہے، ایک عضو کے دھونے کے فوراً بعد دوسرا عضو دھونا شروع کر دے دوسرا عضو دھونے میں اتنی تاخیر کرنا کہ پہلے دھویا ہوا عضو خشک ہو جائے یہ خلاف سنت ہے۔ پانی کتنا ہی وافر مقدار میں ہو مگر ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہ کرے التبتہ اتنا کم پانی بھی استعمال نہ کرے کہ سنت ہی ادا نہ ہو اس بات کو یاد رکھے کہ تین مرتبہ ہر عضو کو دھونے سے مراد یہ ہے کہ اس عضو پر سے تین مرتبہ پانی بہہ جائے اگرچہ اس طرح کرنے میں تین سے زیادہ مرتبہ پانی لینا

پڑے بغیر کسی عذر کے وضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لے وضو کرنے کے بعد وضو کے بچے ہوئے پانی میں کچھ پی لینا بہت سے امراض کی دوا ہے۔

وضو کے فرائض کا نقشہ

01 **مُنہ دھونا** چہرہ کا لمبائی میں پیشانی جہاں سے بال عموماً اگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ دھونا۔

02 **کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا** دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت اس طرح دھونا کہ انگلیوں کے ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت ایک بال بھی خشک نہ رہے۔

03 **چوتھائی سر کا مسح کرنا** ہاتھ کر کے سر کے چوتھائی بالوں پر مسح کرنا۔

04 **ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا** دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا اس طرح کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

نوٹ مندرجہ بالا نقشہ میں دیے ہوئے چار فرضوں میں سے اگر ایک فرض بھی رہ گیا تو وضو نہ ہوگا اور جب وضو نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی۔

وضو کو توڑنے والی چیزوں کا مختصر بیان

عورت کے اگلے یا پچھلے مقام سے پاخانہ، پیشاب، ودی، ندی، منی، کیڑا پتھری ان میں سے کوئی ایک ہی چیز اگر نکلی تو وضو ٹوٹ جائے گا، البتہ عورت کے اگلے مقام سے جو خاص رطوبت جس میں خون کی ملاوٹ نہیں ہوتی ہے اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ وہ رطوبت اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا پچھلے مقام سے ریح (ہوا) کا خارج ہونا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگلے مقام سے ہوا خارج ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا منہ بھرتے کا ہونا جب کہ وہ قے کھانا یا پانی یا صفرا (زرد رنگ کا کڑوا مادہ) کی ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھرتے نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا، منہ بھرتے سے مراد یہ ہے کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتی ہو، پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے کی وجہ سے خون بہہ گیا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتی تو خون نہیں بہتا جب بھی وضو ٹوٹ جائے گا زخم سے خون یا پیپ وغیرہ نکلتی رہی اور یہ بار بار پونچھتی رہی یہاں تک کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتی تو خون یا پیپ بہتی یا نہیں۔ اگر زخم سے بہہ جاتی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر نہ بہتی تو اب وضو نہیں ٹوٹے گا کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے پانی بہا تو وضو ٹوٹ جائے گا یونہی آنکھ سے بیماری کی وجہ سے پانی بہتا تو بھی وضو ٹوٹ جائیگا، سوئی یا چھری

چا تو وغیرہ سے زخم لگ گیا لیکن خون اپنی جگہ سے نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اگر خون اپنی جگہ سے بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، منہ سے خون نکلا اگر خون تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا خون کے تھوک پر غالب ہونے کی پہچان یہ ہے کہ تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک کا رنگ زرد ہو تو اس صورت میں تھوک خون پر غالب مانا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا نماز پڑھ رہی تھی کہ ہنسی آگئی اور ہنسی اتنی آواز کے ساتھ آئی کہ پاس والیاں سُن لیں تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اتنی آواز میں ہنسی آئی کہ صرف خود نہ سُنی تو صرف نماز ٹوٹے گی لہذا دوبارہ سے نیت باندھ کر نماز پڑھے اور اگر صرف چہرے پر مسکراہٹ آئی کہ دانت چمکے آواز پیدا نہ ہوئی تو نہ وضو ٹوٹا اور نہ ہی نماز، یہ مسئلہ بالغہ عورت کے لئے جاگتے میں رکوع و سجود والی نماز کا ہے (یعنی نماز جنازہ میں یا نابالغہ یا وہ جو نماز میں سو گئی اور سوتے میں ہنسی ان صورتوں میں یہ مسئلہ نہیں ہے رہا یہ کہ نماز میں سو جانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں تو اس کا تفصیلی آگے آرہا ہے) برہنہ ہونے سے یا آئینہ دیکھنے سے یا گالی گلوچ اور دوسری زبانی برائیوں سے اجتناب کرے کہ یہ گناہ کے کام ہیں اسی طرح دوسرے کے سامنے اگر چہ وہ عورت ہی ہو برہنہ ہونا گناہ ہے عورت صرف اپنے شوہر کے سامنے برہنہ ہو سکتی ہے اور شوہر اس کے سر تا قدم کو دیکھ سکتا ہے مگر یہ بھی خلافِ ادب ہے، لیٹی ہوئی تھی کہ آنکھ لگ گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی ان صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا، بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند کا جھونکا آیا اور گر پڑی اگر فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر ذرا بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ بیٹھی ہوئی اس طرح سو رہی تھی کہ دونوں سرین اچھی طرح زمین سے جمی ہوئی تھیں اور اگر کسی چیز کی ٹیک بھی نہیں لگائی ہوئی تھی اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طرح اگر دونوں سرین زمین یا گرسی وغیرہ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے ہیں یا دونوں سرین پر بیٹھی ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈیوں پر محیط ہیں یعنی پنڈ لیاں دونوں ہاتھوں کے گھیرے میں ہیں اسی طرح ہاتھ خواہ زمین پر ہوں یونہی دوزانو سیدھی بیٹھی ہے یا چار زانوں پالتی مارے بیٹھی ہے یا کھڑے کھڑے سو گئی یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل میں سو گئی تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو گئی تو بھی وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی نماز ٹوٹے گی البتہ اگر پورا رکن سوتے ہی ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے ہیں رکن شروع کیا پھر سو گئی تو اگر جاگتے ہیں بقدر کفایت رکن ادا کر چکی ہے تو وہ ہی کافی ہے، ورنہ رکن پورا کرے (مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تھی کہ سو گئی تو بیدار ہونے پر سورۃ ملائے تاکہ رکن پورا ہو جائے اس کے بعد پھر رکوع کرے) عورت اگر سجدہ میں سو گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ عورت کا سجدہ مردوں کی طرح نہیں ہوتا ہے۔

چند باتیں

منہ سے خون نکلا اور تھوک پر غالب ہو گیا یعنی تھوک سُرخ ہو گیا تو یہ خون ناپاک ہے اس کو نگل لینا منع ہے ایسی صورت میں گلاس یا کٹورے سے منہ لگایا تو وہ پانی اور برتن بھی ناپاک ہو جائیگا لہذا ایسی صورت میں چلو سے پانی لے کر منہ پاک کرے، بچہ اگر منہ بھر

دودھ کی تے کر دے تو وہ بھی ناپاک ہوتی ہے بدن یا کپڑے کے جس حصے پر لگے اسے دھو کر پاک کرے۔

سوئی، مٹھری یا چاقو وغیرہ سے زخم لگ جائے اور خون نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جائے تو وہ ناپاک ہوتا ہے لہذا اپنے پہنے ہوئے کپڑے یا دوپٹہ سے اسے نہ پونچھے بلکہ اسے دھولے اسی طرح سے زخم سے بہنے والی پیپ یا خون اور آنکھ، کان، ناک اور پستان سے کسی بیماری کی وجہ سے بہنے والا پانی بھی ناپاک ہوتا ہے اس میں بھی پہلے لکھی گئی بات کے مطابق عمل کرے۔

دو اہم مسئلے

(۱) اعضاء وضو میں سے کسی حصے پر زخم وغیرہ کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی ہے تو وضو کرتے وقت اگر پٹی کھول کر زخم پر سے پانی بہانا نقصان نہ دیتا ہو تو پانی بہانا ضروری ہے اگر پانی بہانا نقصان دیتا ہو مگر مسح کرنا یعنی ہاتھ کو گیلیا کر کے پھیرنا نقصان نہیں دیتا تو اس صورت میں مسح کرے اگر مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو یا پٹی کھولنے میں بہت دقت و دشواری ہے تو پھر ساری پٹی پر مسح کرے اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے مثلاً کلائی کے ایک طرح زخم ہے لیکن پٹی گولائی میں بندھی ہوئی ہے تو کلائی کا دوسرا حصہ جہاں زخم نہیں ہے وہاں پر پٹی کے نیچے زخم نہ ہو لہذا اس صورت میں اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر باقی دوسری جگہ دھونے میں کسی قسم کا ضرر نہ ہو تو اسے دھوئے اگر اس صورت میں پٹی کا کھولنا دشوار ہو اگرچہ یونہی کھول کر پھر ویشی نہ باندھ سکے گی اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لے اسی طرح اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ پر کوئی پھوڑا یا پھنسی یا اور کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے ضرر ہوتا ہے تو اس جگہ پانی نہ بہائے بلکہ مسح کر لے اگر مسح بھی نقصان کرے تو اس جگہ کو ایسے ہی چھوڑ کر باقی کو دھولے۔

(۲) اگر کوئی ایسا زخم ہے جو ہر وقت بہتا رہتا ہے یعنی اس زخم سے خون یا پیپ برابر بہتی رہتی ہے یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں اور اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے مثلاً صرف وضو کے فرض ادا کر کے فرض نماز یا واجب نماز جو بہت لمبی نہ ہو پڑھنے کھڑی ہوئی تھی کہ زخم بہہ گیا یا قطرہ آگیا لہذا جب ایسی حالت ہو جائے کہ عذر کی وجہ سے طہارت کر کے نماز ادا نہ کر سکے تو ایسی عورت کا شمار معذورہ میں ہوتا ہے یعنی ایسی عورت ہر نماز کے لئے نیا وضو کر لے پھر اس وضو سے جتنی چاہے نماز پڑھتی رہے جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا یہ وضو بھی باقی رہے گا البتہ اس عذر کے علاوہ جس سے یہ معذورہ ہوئی ہے کوئی اور عذر واقع ہوا جو وضو کو توڑنے والا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً قطرے آنے کا عذر رہے مگر پاخانہ کر لیا یا جسم کے کسی حصے سے خون نکل کر اس جگہ بہہ گیا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو اب وضو ٹوٹ جائے گا اس کے علاوہ عذر کے ثابت رہنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عذر جس سے معذورہ ہوئی ہے ہر نماز کے وقت کم از کم ایک مرتبہ ضرور ہوا اگر کسی نماز کا پورا وقت اس طرح گزر گیا کہ وہ عذر ایک مرتبہ بھی واقع نہ ہوا تو اب وہ معذورہ نہ رہے گی اسی طرح وہ عذر جس سے عورت معذورہ ہو جائے مثلاً خون بہنے کا یا قطرے نکلنے کا عذر ہے اور خون کے بہنے یا پیشاب کے قطرے نکلنے سے کپڑا ناپاک ہو گیا

تو یہ دیکھے کہ اگر نماز کے ختم کرنے سے پہلے پھر کپڑا ناپاک ہو جائے گا تو اس صورت میں کپڑے کا دھونا واجب نہیں اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی پھر دوبارہ کپڑا ناپاک نہیں ہوگا بلکہ نماز طہارت کے ساتھ ادا ہو جائے گی تو اس صورت میں کپڑے کا دھونا ضروری ہوگا۔

کن کن چیزوں کے لئے وضو کرنا فرض یا واجب، سنت یا مستحب ہے

اگر وضو نہ ہو تو نماز، سجدہ تلاوت اور قرآن عظیم پھونکے کے لئے وضو کرنا فرض ہے، طواف بیت اللہ شریف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔ غسل جنابت سے پہلے اور جنابت سے ناپاک ہونے والی کو کھانے پینے اور سونے کے لئے اور حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارکہ کی زیارت اور وقور عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کرنا سنت ہے، سونے کے لئے اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآن عظیم پڑھنے کے لئے اور کتب دینیہ پھونکے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

غسل کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **وان كنتم جنبا فاطهروا** ط (سورة مائده آیت نمبر ۶)

ترجمہ: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔ (یعنی عذاب دیا جائے گا) (ابو داؤد شریف ص ۳۳ عربی)

حکایت

حافظ ابن رجب اور شیم بن عدی نے اپنی سند سے حضرت ابان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ہمارا ایک پڑوسی مر گیا تو ہم کفن و دفن میں شریف ہوئے جب قبر کھودی گئی تو اس میں پلے کی مثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا تو وہ نا ہٹا چنانچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلا موجود تھا اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، اس کے بعد تیسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی یہی معاملہ ہوا آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اسی قبر میں دفن کر دو۔ جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں سے بہت زوردار آواز سنی گئی تو ہم اس شخص کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ اس پر مرنے والے کی بیوی نے بتایا۔

كان لا يغتسل من الجنبة یعنی وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا۔ (شرح الصذور ص ۷۳ عربی)

ذرس

غسل جنابت میں بلا عذر تاخیر نہیں کرنی چاہئے کہ نہ جانے کب موت آجائے، غسل جنابت میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے حرام ہے پس معلوم ہوا کہ غسل جنابت نہ کرنا یا اس میں ایسی کوتاہی کرنا جس سے غسل جنابت کے فرائض میں سے کسی ایک میں بھی بال برابر کمی رہ جائے تو یہ گناہ و عذاب کا باعث ہے۔

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ غسل کرنے والی پر کسی کی نظر نہ پڑے غسل خانہ میں برہنہ ہو کر غسل کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کرے اگر استنجا وغیرہ کی حاجت ہو تو غسل کرنے سے پہلے ہی اس سے فارغ ہو لے کیونکہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا وساوس کو بڑھاتا ہے، اگر غسل کرنے کی جگہ ایسی ہے جہاں پانی کھڑا رہتا ہے یا زمین کچی ہے تو ایسی جگہ پیشاب کرنے سے جو بھی پانی گرے گا وہ بھی ناپاک ہو جائیگا اور نہایت وقت و وسوسے آتے رہیں گے کہ اس ٹھہرے ہوئے پانی سے بدن پر چھینٹے تو نہیں پڑ گئے اور اگر اس ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی یا بگھونے میں گر گیا تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس سے غسل نہ ہوگا، لہذا ایسی جگہ پیشاب کرنے سے بالکل اجتناب کرے۔ اگر پختہ فرش ہے اور پانی بھی وہاں سے فوراً نکل جاتا ہے تو وہاں پیشاب کر سکتی ہے مگر پھر بھی اس سے بچے تو بہتر ہے غسل کرنے سے پہلے اس کی نیت کر لے یعنی،

”میں نیت کرتی ہوں ناپاکی دُور ہونے اور نماز کے جائز ہونے کی۔“

اگر نیت نہ کی تو غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائے گی غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ اگر برہنہ غسل کر رہی ہے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ باندھے ہوئے ہے تو جس طرف بھی چاہے منہ کر لے یا پیٹھ۔ یونہی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں طرح غسل کر سکتی ہے مگر بیٹھ کر کرنا بہتر ہے کہ اس میں زیادہ پردہ ہے غسل خانے میں بلا سخت ضرورت کوئی دنیاوی کلام نہ کرے اور نہ ہی ذکر و درود یا کلمہ شریف پڑھے، یہ سمجھنا کہ بغیر کلمہ شریف پڑھے غسل نہیں ہوتا یہ جہالت ہے۔

نیت کرنے کے بعد سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین تین مرتبہ دھوئے پہلے سیدھا اور بعد میں الٹا اور اس بات کا خیال رکھے کہ ہاتھوں کو دھونے کے لئے کسی چھوٹے برتن مثلاً ڈونگے یا گلاس کے ذریعہ بالٹی سے ایسے پانی نکالے کہ ہاتھ کا کوئی حصہ حتیٰ کہ انگلی کا ناخن بھی پانی میں نہ ڈوبے ورنہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور غسل کے قابل نہیں رہے گا ہاتھ دھونے کے بعد اب جتنا ہاتھ دھولیا ہے اس کو پانی میں ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں اس کے بعد استنجا کے مقام کو دھوئے اگرچہ وہاں نجاست نہ لگی ہو اس کے بعد اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہوئی ہے تو اس کو دھو ڈالے مگر احتیاط کے ساتھ کیونکہ اگر اس نجاست کو بہا کر لے جانے والے پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی میں گر گیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اور غسل کے قابل نہیں رہے گا اس کے بعد ایسا ہی وضو کرے جیسا کہ

نماز کے لئے کیا جاتا ہے جس کا طریقہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے لہذا اس کے مطابق وضو کرے اور جو احتیاطیں وہاں مذکور ہوئیں ان کو غسل کرنے میں بھی پیش نظر رکھے کیونکہ یہاں ان کو دو بارہ بیان نہیں کیا جائے گا البتہ غسل کے وضو کرنے میں جوگلی کی جاتی ہے اور ناک میں پانی چڑھایا جاتا ہے اس کو دو بارہ تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں کام وضو میں تو سنت ہیں مگر غسل میں فرض ہیں لہذا جب کلی کرے تو اس طرح کرے کہ منہ کے ہر حصے میں ہونٹ سے لے کر حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے (اگر روزہ دار ہو تو غسل کرتے وقت بھی کلی اور ناک میں پانی لیتے وقت مبالغہ نہ کرے جیسا کہ وضو کے بیان میں لکھا گیا ہے لہذا اگر ماہ رمضان میں رات کو غسل فرض ہو تو رات ہی کو غسل کرے پھر سحری کرے اور اگر غسل کرنے میں سحری کا وقت نکل جائے گا تو اس صورت میں کلی غرغہ کے ساتھ اور ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھائے کیونکہ روزہ کی حالت میں یہ دونوں کام نہیں کر سکتی ناپاکی کی حالت میں روزہ کا رکھنا صحیح ہے لیکن غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے سخت حرام ہے) اگر دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں (درازوں) میں کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہے جو وہاں پانی کے بہنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے اور جب ناک میں پانی لے لے تو دونوں نختوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے وہاں تک پانی کو پہنچائے کہ پانی کو ذرا کھینچ کر اوپر چڑھائے ورنہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اگر ناک کے اندر ریشٹھو کھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے غسل کرتے وقت اتنی بات خیال میں رکھے کہ اگر پانی وہاں ٹھہرا رہتا ہے یا کچی زمین ہے کہ غسل کرنے کے بعد جب نکلے گی تو پاؤں لتھڑ جائیں گے تو اس صورت میں پاؤں کپڑے پہننے کے بعد دھوئے ورنہ پاؤں بھی وضو کے ساتھ ہی دھو لے یعنی جب کہ وہاں پانی نہ ٹھہرتا ہو یا کسی اونچے پڑے یا چوکی پر بیٹھی ہو۔

وضو کرنے سے پہلے سارے بدن پر تیل کی طرح پانی مل لے خصوصاً سردیوں میں تاکہ جسم کے ہر حصے پر پانی بآسانی بہہ جائے اس کے بعد پہلے سیدھے موٹھے پر تین مرتبہ پانی بہائے اس کے بعد لائے موٹھے پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہائے اگر سر کے بال گندھے ہوئے ہیں تو ان کا کھولنا ضروری نہیں ہے جب کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے اور جڑیں تر ہو جائیں اگر بال کھلے ہوئے ہیں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے پھر تمام بدن پر تین بار پانی بہائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ سے جسم کو پونچھ لے اور کپڑے پہن کر غسل خانے سے باہر نکل آئے۔

چند احتیاطیں

غسل کرتے وقت تمام زیورات مثلاً چوڑیاں، نگین، کانوں کی بالیاں، نتھ اور انگٹھی اور چھلے وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے ان کے نیچے پانی بہہ جائے گا تو ٹھیک ہے اور اگر ہلائے بغیر انکے نیچے پانی نہیں بہے گا تو ان کا ہلانا ضروری ہے اسی طرح اگر اتارے بغیر پانی نہیں بہے گا تو ان کا اتارنا ضروری ہے اگر معلوم ہے کہ زیورات اتارنے پڑتے ہیں تو پہلے ہی سے اتار کر احتیاط

کے ساتھ کسی محفوظ مقام پر رکھ دے ورنہ گم ہونے یا چوری ہونے کا خوف ہے، کان کے ہر حصہ پر اور اس کے سوراخ کے منہ پر اور کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائے ٹھوڑی اور گلے کے جوڑ پر منہ اوپر اٹھا کر پانی بہائے، بغلوں پر ہاتھ اٹھا کر پانی بہائے جسم کے موٹاپے کی وجہ سے پیٹ پر پر بلٹیں (سلوٹیں) ہو جاتی ہیں انہیں اٹھا کر پانی بہائے ناف کو انگلی ڈال کر دھوئے جب کہ وہاں پانی بہنے میں شک ہو، جسم کے ہر روگٹے پر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اسی طرح ران اور پیرو (ناف سے نیچے کا حصہ) کے جوڑ، ران اور پنڈلی کے جوڑ پر پانی بہائے جب کہ بیٹھ کر نہائے اور دونوں سرین کے ملنے کی جگہ پر پانی بہائے خصوصاً جب کہ کھڑے ہو کر نہائے ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائے فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئے البتہ فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے یونہی حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے اسی طرح اگر نیل پالش لگی ہوئی ہے تو غسل کرنے سے پہلے اسے کھرچ کر دور کر دے اور یوں ہی ہر جرم وار چیز جو جسم پر لگی ہوئی ہے مثلاً افشاں وغیرہ کہ عورتیں پیشانیوں پر لگاتی ہیں ان کا دور کرنا ضروری ہے اگر سرمہ یا کاجل کا جرم آنکھ کے کو یا یا پلکوں پر لگا ہو تو اسے چھڑا کر وہاں پانی بہانا ضروری ہے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر فرج (عورت کی شرم گاہ) سے نکلنا غسل کی فرضیت کا سبب ہے حیض و نفاس کے ختم ہونے پر بھی غسل فرض ہوتا ہے احتلام یعنی سوتے سے اٹھی اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا ندی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یا دنہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ ندی بلکہ پسینہ یا پیشاب وغیرہ ہے تو اگرچہ احتلام یا دنہ اور لذتِ انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتی ہے اور ندی کا تک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یا دنہیں تو غسل واجب نہیں اگر خواب میں احتلام ہونا یا دنہیں تو غسل واجب نہیں اگر خواب میں احتلام ہونا یا دنہیں تو غسل واجب نہیں۔ اگر احتلام یا دنہ ہے مگر اسکا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں ہے تو غسل واجب نہیں ہوا۔ عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں، حشفہ یعنی مرد کے عضو تناسل کا سر عورت کے اگلے یا پچھلے مقام میں داخل کرنا مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب کرتا ہے چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔ یونہی انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں بالغ ہوں لیکن عورت کے پچھلے مقام کو استعمال کرنا سخت گناہ ہے (ابن ماجہ، ترمذی) اگر عورت بھی اس پر راضی ہے تو وہ بھی سخت گناہ گار ہوگی۔ عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا کوئی چیز بڑ وغیرہ کی مثل ذکر (یعنی مرد کے عضو تناسل کی طرح) بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں مگر ایسا کرنے والی گناہ گار ہوئی اور یہ صحت کے لئے بہت مضر اور خطرناک چیز ہے (مبلغ اسلام حضرت عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے تصنیف لطیف ”بہارِ سبب“ کا مطالعہ کیجئے) غسل جنابت کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے

غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو ٹوٹ جائے گا ماہ رمضان میں اگر جنبی ہوئی تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہائی تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں ہوگا مگر مناسب یہ ہے کہ کھلی غرغہ کے ساتھ کرے اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھالے کہ یہ دونوں کام طلوع فجر کے بعد نہیں ہو سکیں گے البتہ اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز فجر قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور ماہ رمضان میں اور زیادہ گناہ کا سبب ہوگا لہذا جب غسل واجب ہو جائے تو نہانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ ”جس گھر میں جب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے“ (ابوداؤد شریف راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اگر نہانے میں اتنی دیر کر دی کہ نماز کا وقت آخری آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب اگر تاخیر کرے گی تو گناہ گار ہوگی، عورت جنبی ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا حیض ختم ہونے کے بعد نہالے۔ اگر ابھی نہائے گی تو پھر بھی حیض کے ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری ہوگا عورت پر چند غسل واجب ہیں اگر سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا تو سب ادا ہو جائیں گے اور سب کا ثواب ملے گا، عورت کو نہانے یا وضو کے لئے پانی مول (یعنی رقم کا) لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لئے نہائے غسل جنابت کے احکام اِنْ شَاءَ اللہ عز وجل حیض و نفاس اور استحاضہ کے بیان کے بعد ایک ساتھ ہی تحریر ہونگے۔

حیض کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ اَذَىٰ لِاِفَاعَتِزْلُو النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ ۖ**

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهَرْنَ ؕ **فَاِذَا طَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَ كُمْ اللّٰهُ** ط (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۲)

ترجمہ : اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں سے الگ رہو، حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ پاک نے حکم دیا۔“ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو حیض کا خون جاری نہیں ہوتا مگر وہ حیض اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اگر وہ حائضہ پہلے دن **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال** کہے اور تمام گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے لئے آگے سے آزادی، پل صراط سے گزرنے کا پَر وائے عذاب سے امن لکھتا ہے اور اس عورت کے لئے اللہ تعالیٰ ہر دن و رات کے بدلے چالیس شہیدوں کا درجہ بلند کرتا ہے جب کہ وہ حیض میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی ہو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ فضیلت ان نیک عورتوں کے لئے ہے جو اُمور شرعیہ میں اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہیں۔

عرب لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا۔ بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت میں مشغول ہوتے تھے اور اختلاط میں بہت مبالغہ کرتے تھے مسلمانوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کا حکم دریافت کیا، اس پر مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور افراط و تفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے مجامعت (صحبت) ممنوع ہے۔ (درة الناصحين ص ۵۹ عربی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حائضہ عورت سے یا عورت کے دُور (پیچھے کے مقام) میں جماع کرے یا کاہن (نجوی) کے پاس جائے تو اس نے کفران کیا اس چیز کا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی (تفسیر خزان العرفان) واضح ہو کہ بحالتِ حیض جماع کرنا حرام و ناجائز ہے اور حرام جان کر کر لیا تو سخت گناہ گار ہوا تو بہ فرض ہے اور اسے حلال جاننا کفر ہے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۷۷، ترمذی)

حیض کی حکمت

عورت بالغہ کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا تب وہ خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا تب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں (بہار شریعت حصہ دوم) گویا عورت کو صحیح طریقہ پر حیض کا آنا اس کے لئے ایک نعمت ہے، بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔

حیض کے چہ رنگ ہیں

(۱) سیاہ (۲) سُرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیالا

جبکہ سفید رنگ کی خالص رطوبت جو عورت کے اگلے مقام سے نکلتی ہے وہ حیض نہیں بلکہ اس کے نکلنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اس رطوبت کے کپڑے پر لگنے سے کپڑا ناپاک ہوتا ہے حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر (۷۲) گھنٹے ہیں اگر ایک منٹ بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں، اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور اس کے بعد جو

خون آیا وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ استحاضہ ہے مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ دس دن آیا تو یہ دس دن حیض کے مانے جائیں گے البتہ اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی جبکہ کسی مہینے چار دن تو کسی مہینے سات دن حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ کا خون ہوگا کم سے کم نو سال کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی مدت پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئندہ (یعنی حیض واولاد سے نا اُمید ہونے والی) کہتے ہیں نو برس کی عمر سے پہلے عورت کو جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں پہلے آیا کرتا تھا تو اس کو حیض مان لیا جائے گا۔

حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا وقفہ ضروری ہے یعنی دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں عورت کو چاہئے کہ وہ حیض آنے کی مدت اچھی طرح یاد رکھے یا لکھ لے تاکہ شریعت مطہرہ پر احسن طریقے سے عمل کر سکے مدت حیض یاد نہ رکھنے کی صورت میں بہت سی پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

نفاس کا بیان

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ طاعون اور پیٹ کے عارضہ سے اور ڈوب کر فوت ہونا اور بچہ جتنے وقت مرنا شہادت ہے۔ (نسائی شریف)

نوٹ اگر کوئی خود جان بوجھ کر سمندر یا دریا میں ڈوب کر مر جائے تو یہ خودکشی ہوگی نہ کہ شہادت۔

”حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ام کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں انتقال فرما گئیں تھیں۔“ (نسائی باب الصلوٰۃ علی النساء)

درس

بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے اگلے مقام سے جو خون نکلتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک ہی لمحہ خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور رات ہیں، عورت کے شکم میں جب سے حمل قرار پاتا ہے اس دن سے لے کر بچے کی پیدائش تک بالخصوص عورت کو دقت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے سب سے کٹھن مرحلہ بچے کی پیدائش کے وقت ہوتا ہے اس وقت عورت موت و زندگی کی کس کشمکش میں ہوتی ہے اگر بچہ

جتنے وقت کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے لہذا ان تو ہم پرستوں کی تردید ہوگئی جو ایسے موقع پر مرنے والی عورت کی موت بدشگونی اور منحوسیت کی علامت سمجھتے ہیں لیکن تعلیماتِ اسلامیہ سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ ایسی موت منحوسیت نہیں بلکہ شہادت ہے اور حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔ اب ہم نفاس کے متعلق کچھ ضروری مسائل تحریر کرتے ہیں۔

کسی عورت کو چالیس دن و رات سے زیادہ نفاس کا خون آیا اگر پہلا بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن و رات نفاس ہے باقی جتنے ایام چالیس دن رات سے زیادہ ہوئے ہیں وہ استحاضہ کے ہیں اور اگر اس سے پہلے بھی بچہ تو پیدا ہوا تھا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ کتنے دن خون آیا تھا تو اس صورت میں بھی یہی مسئلہ ہوگا یعنی چالیس دن رات نفاس کے اور باقی استحاضہ کے اور اگر پہلے بچے کے پیدا ہونے پر خون آنے کے دن یاد ہیں مثلاً پہلے جو بچہ پیدا ہوا تھا تو تیس دن رات خون آیا تھا تو اس صورت میں تیس دن رات نفاس کے ہیں باقی استحاضہ کے مثلاً پہلے بچے کے پیدا ہونے پر تیس دن رات خون آیا تھا اور دوسرے بچے کی پیدائش پر پچاس دن رات خون تو تیس دن نفاس کے ہونگے باقی بیس دن رات (استحاضہ) کے کسی عورت کو حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ بچے کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں اور نہ ہی یہ یاد ہے کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اس سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہو جاتا، یعنی اگر ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور حمل کے گر جانے کے بعد خون ہمیشہ کے لئے جاری ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گذر جانے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور اگر عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے۔ کسی عورت کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے مثلاً اس کے پہلے دو بچے پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے بعد تیس دن نفاس آیا تھا مگر تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد تیس دن گذر گئے لیکن ابھی تک خون بند نہیں ہوا تو دین دن سے چالیس دن تک جتنے دن بھی زیادہ خون آئے وہ نفاس کے دن ہوں گے البتہ اگر چالیس دن سے اوپر خون آیا تو اب تیس دن نفاس ہونگے باقی استحاضہ کے۔

نفاس والی عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں، بعض عورتیں جو زچہ کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان بتروں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلہ (چالیس دن یا سو ماہینہ) پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ تو وہ نماز پڑھی ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو نماز کے قابل جانتی ہیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں بلکہ اگر نہانے سے بیماری کا پورا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں اور نماز پڑھیں اگر نماز نہ پڑھیں گی تو گناہ گار ہوں گی اسی طرح یہ مسئلہ بھی من گھڑت ہے کہ زچہ جب غسل کرے تو وہ چالیس لوٹوں کے پانی سے غسل کرے ورنہ غسل نہیں اُترے گا۔

استحاضہ کا بیان

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک عورت کے اگلے مقام سے خون بہتا رہتا تھا اس کے لئے ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کر کے مہینے میں ان ہی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو غسل کرے اور شرمگاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھے (موطا امام مالک حدیث نمبر ۱۰۵) حیض و نفاس کے علاوہ جو خون از روئے بیماری عورت کے اگلے مقام سے نکلتا ہے اسے استحاضہ اور ایسی عورت کو مستحاضہ کہتے ہیں مستحاضہ کے لئے نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ہی ایسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کا جماع کرنا حرام ہے۔ اسی طرح مستحاضہ کا کعبہ شریف میں داخل ہونا طواف کعبہ، وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام امور بھی جائز ہیں۔ غرضیکہ مستحاضہ کا حکم معذور کی طرح ہوتا ہے چنانچہ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے یعنی جس عورت سے استحاضہ کا خان برابر بہتا رہتا ہے اور اتنی دیر بھی نہیں رکتا کہ وہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے اس صورت میں نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گذر جائے تو اس کو معذور کہا جائے گا اب وہ ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ معذور ہو جانے پر ایک نماز مثلاً ظہر کے لئے وضو کیا تو یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا جیسے ہی عصر کا وقت ختم ہوگا تو یہ وضو بھی ختم ہو جائے گا، اب پھر نما عصر کے لئے تازہ وضو کرے معذور ہونے کی صورت میں عذر کے ثابت رہنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس عذر سے معذور ہوئی ہے وہ عذر پانچ وقتہ نمازوں سے ایک نماز کے پورے وقت میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور واقع ہو۔ اگر کسی ایک نماز کس پورا وقت ایسے گذرا کہ وہ عذر واقع نہ ہوا تو اب معذور نہ رہے گی اب دوبارہ معذور ہونے کے لئے وہی مسئلہ ہے جو پہلے مذکور ہوا۔ معذور ہونے کی صورت میں یہ بات بھی یاد رکھے کہ وہ عذر جس سے معذور ہوئی وضو کرنے کے بعد اگرچہ متعدد بار واقع ہوا مگر وہ وضو نہیں توڑے گا جب تک اس نماز کا وقت باقی ہے جس میں وضو کیا ہے البتہ دوسرا کوئی اور عذر ہوا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اس صورت میں معذور کا بھی وضو بھی ٹوٹ جائے گا مثلاً ایک عورت استحاضہ کی وجہ سے معذور ہوئی ہے اب اگر اس کے ہاتھ میں چھری یا چاقو وغیرہ کی نوک لگ گئی جس کی وجہ سے خون نکل کر بہہ گیا یا پیشاب کر لیا یا ہوا خارج ہو گئی تو ان سب صورتوں میں اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

حیض و نفاس کے احکام

حیض و نفاس والی کو روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے اسی طرح قرآن مجید پڑھنا دیکھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں، کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہے تو خاص اس آیت کا اور اسی طرح اس کے عین پیچھے جو جگہ ہے اس کا چھونا حرام ہے، حیض و نفاس کی اس حالت میں سجدہ شکر، سجدہ تلاوت بھی حرام ہے اور آیت سجدہ سن کر حیض و نفاس والی پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ معلّمہ کو حیض و نفاس ہوا تو وہ ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھانے اور سچے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام افکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور ان تمام چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور اگر بغیر وضو یا کلی کے پڑھ لیا تو بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں ہے حیض و نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ حیض و نفاس والی پر ان دنوں کی نمازیں معاف ہیں اور ان کی قضا بھی نہیں، یونہی روزے بھی ان دنوں میں نہیں رکھے گی مگر روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا ضروری ہے نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی یونہی فرض پڑھتے ہیں حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ حیض والی عورت کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور صرف وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر خون بند ہونے کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر اندر دوبارہ خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی نمازیں قضا کرے اور جس کی کوئی عادت نہیں ہے وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے۔ اسی مسئلہ مذکورہ میں دوسری صورت یہ ہے کہ تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا اور اس نے وضو کر کے نماز شروع کر دی لیکن جب اس کی عادت کے دن پورے ہوئے تو نہالے یا جس کی کوئی عادت نہیں اس نے دس دن کے بعد غسل کر لیا اب پندرہ دن کے اندر دوبارہ خون آیا تو اس صورت میں دونوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں۔

جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا او عادت کے دن ابھی پورے نہیں ہوئے یا نفاس اس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے اگر عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو جائے تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر خون بند ہو گیا تو اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر اس مدت کے بعد بھی خون جاری رہا تو غسل کرے اور عادت کے بعد کے باقی دنوں کی نمازیں قضا کرے۔

حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کرے اگر خون نہ آئے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر عادت کے دن پورے ہو چکے تو اب انتظار کی حاجت نہیں بلکہ غسل کر کے نماز پڑھے بلکہ غسل کر کے نماز پڑھے حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا وقت باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہہ سکتی ہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی نہ اس کی قضا کرے اور اگر حیض دس دن سے کم اور نفاس چالیس دن سے کم میں بند ہوا تو اگر اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو نماز فرض ہوگئی لہذا نماز قضا کرے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو پھر نماز فرض نہ ہوگی۔ سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح سوکر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اس وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا جس سے اثر دیکھا لہذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا کرے اسی طرح حیض والی سوکر اٹھی اور گدی پر (جو شرم گاہ پر رکھی جاتی ہے) کوئی نشان حیض کا نہیں ہے تو رات ہی سے پاک ہے لہذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو اب نہا کر اس کی قضا پڑھے۔ اگر ماہ رمضان میں عورت دن کے وقت پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد اسے کچھ کھانا پینا درست نہیں بلکہ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی قضا رکھنی پڑے گی اور اگر ماہ رمضان میں رات کے وقت پاک ہوئی تو دیکھے کہ اگر حیض پورے دس دن رات آیا تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہے جس میں وہ ایک مرتبہ اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دس دن رات سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی ہے غسل کرے گی لیکن غسل کے بعد ایک بار بھی اللہ اکبر نہیں کہہ سکے گی تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دس دن رات سے کم حیض کی صورت میں رات کے وقت پاک ہونے پر رات اتنی باقی ہو کہ وہ غسل نہیں کر سکے گی تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے اور بعد میں اسے روزے کی قضا رکھے اور اگر رات کے ایسے وقت پاک ہوئی کہ غسل تو کر سکتی ہے مگر غسل نہیں اور حیض دس دن رات سے کم میں ختم ہوا ہے تو روزہ نہ چھوڑے بلکہ روے کی نیت کر لے اور صبح کو نہالے۔ عورت کو جب حیض و نفاس آ گیا تو روزہ جاتا رہا بعد پاک ہونے کے اس کی قضا رکھے گی اگر فرض روزہ تھا تو قضا رکھنا فرض اور اگر نفل روزہ تھا تو قضا رکھنا واجب ہے حیض اور نفاس والی کے لئے اختیار ہے کہ مٹھپ کر کھائے یا ظاہراً روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں مگر مٹھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی عورت کو۔ حیض و نفاس میں عورت سے جماع جائز جاننا گنہگار ہے اور حرام سمجھ کر جماع کر لیا تو سخت گناہ گار ہوا اور اس پر تو بہ فرض ہے عورت کو چاہئے کہ اس حالت میں وہ انیشو ہر کو اپنے پر قابو نہ پانے دے اس حالت میں اگر عورت بخوشی اپنے شوہر کے ساتھ جماع میں مشغول ہوئی تو وہ بھی سخت گناہ گار ہوگی حیض و نفاس کی حالت میں ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے یا بلا شہوت اور اگر ایسا کپڑا وغیرہ حائل ہے کہ اس کی وجہ سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہوتی ہو تو پھر عورت کے

مذکورہ بالا حصے سے مرد کے عضو کے چھو جانے میں کوئی حرج نہیں یونہی بوس و کنار بھی جائز ہے اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے ایسی عورت کو شوہر کا اپنے ساتھ کھلانا یا اپنے ساتھ سلانا جائز ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ عورت کو حیض و نفاس ہے اپنے ساتھ نہ سلانا مکروہ ہے البتہ اگر اپنے ہمراہ سلانے میں شوہر کو غلبہ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو بیوی کے ساتھ نہ سوئے اور اگر ان باتوں پر غالب گمان ہو تو پھر شوہر کا بیوی کے ساتھ سونا گناہ ہے اگر حیض پورے دس دن پر ختم ہوا، تو پاک ہوتی ہے اس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد جماع کرے۔ اگر عورت حالت حیض سے دس دن سے کم میں پاک ہوتی تو جب تک وہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گذر نہ جائے جماع جائز نہیں ہے اور اگر اتنا وقت نہیں تھا کہ اس میں غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گذر جائے یا غسل کرے تو جماع جائز ہے ورنہ نہیں۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے لیکن جماع کرنا پھر بھی جائز ہے جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو لیں مثلاً کسی عورت کی عادت چھ دن حیض آنے کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی دن حیض آیا تو اسے حکم ہے کہ غسل کر کے نماز شروع کر دے مگر جماع کرنے کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پھر خون آجائے اگر ایک دن یا دو دن غرضیکہ تین دن رات کامل سے خون آکر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی اس عورت سے شوہر کا جماع کرنا درست نہیں اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آجائے تو اب معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا چنانچہ ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھے۔ حیض کے جو مسائل مذکور ہوئے نفاس کے احکام کو بھی اسی طرح سمجھنا چاہئے اب آخر میں ہم حیض و نفاس کے سلسلے میں چند مسائل امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ رضویہ شریف جلد دوم سے نقل کرتے ہیں تاکہ اور آسانی کے ساتھ ان مسائل کو ذہن نشین کر لیا جائے لیکن ہم صرف جواب کو مسئلہ کی صورت میں اور مشکل عبارات کو آسان پیرائے میں لکھیں گے اصل عبارات دیکھنے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد دوم سے رجوع کریں۔

مسئلہ 143 کا جواب

جب تک عورت کو خون آئے نماز چھوڑے رکھے البتہ اگر خون کا بہنا دس دن رات کامل سے آگے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس دن سے کم تھا مثلاً چھ دن کا تھا تو اب غسل کر کے چار دن کی قضا نمازیں پڑھے اور اگر پچھلا حیض چار دن کا تھا تو اب چھ دن کی قضا نمازیں پڑھے گی۔

جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن کامل سے کم میں ختم ہو جائے اس میں دو صورتیں ہیں یا تو عورت کی عادت سے بھی کم مدت میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دن حیض آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہیں گزرے تھے کہ خون بند ہو گیا لہذا اس صورت میں صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ عورت غسل بھی کرے اور اگر عادت سے کم مدت حیض نہیں آیا مثلاً پہلے مہینے سات دن حیض آیا تھا اب بھی سات دن یا آٹھ دن حیض آ کر ختم ہو گیا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو ان صورتوں میں صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں میں سے ایک بات ضروری ہے یا تو عورت غسل کرے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے صرف تیمم کافی نہیں، یا عورت غسل نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس عورت پر کوئی فرض نماز قضا ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں وہ نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے تو اس صورت میں بغیر طہارت یعنی غسل کے بغیر بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی۔

نفاس میں خون جاری ہوتا ہے اگر پانی جاری ہو تو وہ کوئی چیز نہیں لہذا چالیس دن کے اندر جب بھی خون لوٹے گا شروع ولادت سے خون ختم تک سب دن نفاس ہی کے گنے جائیں گے جو دن بیچ میں خون نہ آنے کی وجہ سے خالی گئے وہ بھی نفاس ہی میں شمار ہونگے مثلاً بچہ کی ولادت کے دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا، عورت نے طہارت کا گمان کر کے غسل کیا اور نماز، روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی مگر چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو یہ سارے دن نفاس ہی کے ٹھہریں گے لہذا فرض یا واجب نمازیں یا روزے جو رکھے تھے ان کی پھر قضا کرے۔

حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز اور اسے اپنے ساتھ کھنا کھلانا بھی جائز ان باتوں سے احتراز واجتناب یہود و مجوس کا مسئلہ ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔

عام جاہل عورتوں میں جو مشہور ہے کہ جب تک چلہ یعنی چالیس دن یا سوا مہینہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی یہ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہ میں گرفتار ہوتی ہیں مردوں پر فرض ہے کہ عورتوں کو اس سے باز رکھیں، نفس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن رکھے گئے ہیں نہ یہ کہ چالیس دن سے کم ہوتا ہی نہ ہو، نفاس کی کم مدت کے لئے

کوئی حد نہیں لہذا اگر بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا تو عورت اس وقت نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے دوبارہ خون نہ آئے تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے نفاس والی یعنی زچہ کی چوڑیاں چار پائی مکان سب پاک ہے فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جس کو خون لگے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھنا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔

مسئلہ 151

بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک خون آئے عورت ناپاک رہے گی خون آنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز کامل ہے اور کم کی کوئی حد نہیں، اگر پاؤ منٹ (1/4) خون آکر بند ہو گیا اور چالیس روز تک پھر خون نہیں آیا تو اس پاؤ منٹ کے بعد عورت پاک ہوگئی نہا کر نماز پڑھے اور اگر چالیس روز کامل تک خون آیا یا چالیس دن سے کم تو جس وقت بند ہوا اسی وقت پاک ہوگئی جیسے بیس تیس چالیس جتنے دن بھی ہوں اور چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اس سے پہلے بچے کی ولادت میں جتنے دن خون آیا تھا اتنا نفاس ہے اس کے بعد پاک ہوگئی باقی استحاضہ ہے اس کی نمازیں جو قضا ہوئی ہوں وہ ادا کرے اور اگر یہ پہلی ہی ولادت ہے تو چالیس دن کامل تک نفاس تھا باقی جو آگے بڑھا استحاضہ ہے لہذا نہا کر نمازیں پڑھے روزے رکھے خون اگر پورے چالیس دن پر بند ہوا تو نہالے اور نمازیں پڑھے اور اس سے کم پر بند ہو تو اس سے پہلے ولادت پر جتنے دن خون آیا تھا اتنے دن پر خون بند ہوا تو ابھی نہا کر نماز پڑھ سکتی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نماز کے آخر وقتِ مستحب تک انتظار کرے اور اگر پہلی والی عادت سے کم پر بند ہو گیا تو واجب ہے کہ آخر وقتِ مستحب تک انتظار کرے اگر خون نہ آئے تو نہا کر نماز پڑھے پھر اگر چالیس دن کے اندر دوبارہ خون آگیا تو پھر نماز چھوڑ دے پھر خون بند ہو جائے تو اسی طرح کرے یہاں تک کہ چالیس دن پورے ہوں۔

استنجا اور نجاستوں کا مختصر بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے فرمایا یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ (نسائی شریف)

استنجا کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، یا اللہ میں ناپاک جنوں (ز و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۴ راوی حضرت علی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

مُختلف مواقع پر پڑھی جانے والی دُعائوں کے لئے
”خزینۂ رحمت“ کا مطالعہ کیجئے۔

پھر پہلے الٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہو جائے سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لے تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں گر کر ناپاک نہ ہو جائے ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے عورت کا بلا عذر غیر محرم کے سامنے سر کھولنا یہ حرام اور سخت گناہ ہے جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھے تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت و بخشش فرمادی جائے اکثر خواتین بچے کو پیشاب یا پاخانے کیلئے جب بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سمت کا خیال نہیں رکھتیں لہذا خواتین کو چاہئے کہ وہ جب بچے کو پیشاب یا پاخانہ کے لئے بٹھائیں تو اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کو نہ ہو اگر کسی خاتون نے ایسا کیا تو وہ گناہ گار ہوگی۔ جب تک قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ کپڑا کھولے پھر دونوں پاؤں ذرا کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے اور اس وقت چھینک، سلام یا اذان کا جواب نہ دے اور نہ ہی سخت ضرورت کے بغیر کسی قسم کا کلام کرے اور اپنی شرم گاہ کی طرف بھی نہ دیکھے اور نہ ہی اس نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے اور خواہ مخواہ دیر تک بیت الخلاء میں نہ بیٹھے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام، عورت کے لئے پانی سے استنجا کرنا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نجاست کے مقام کو دھوئے سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور دھونے میں

مبالغہ کرنے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب ڈالے یہاں تک کہ ہاتھی طرح نجاست کا مقام دھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر عورت روزہ دار ہو تو پھر مبالغہ نہ کرے کہ مکروہ ہے اور اگر اتنا مبالغہ کیا کہ پاخانہ کا وہ مقام جہاں عمل دیتے وقت حقنہ (کسی دوائی کی بتی یا پکپکاری پاخانے کے مقام میں چڑھانا تاکہ پاخانہ آجائے) کا سرار کھتے ہیں وہاں پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا طہارت حاصل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں صابن وغیرہ سے دھو لینا مستحب ہے جب بیٹ الخلاء سے نکلے تو پہلا سیدھا قدم باہر نکالے اور بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد یہ دُعا پڑھے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی**

اَلَاذِیْ وَ عَافَانِیْ ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(ابن جامہ حدیث نمبر ۳۲۲ روای حضرت عائشہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسم ہیں۔ (۱) نجاست غلیظ (۲) نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ بیان

پیشاب، پاخانہ، بہتا خون، بہتی پیپ، منہ بھرتے، دکھتی آنکھوں کا پانی، دودھ پتے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب و پاخانہ، بچے کی منہ بھرتے، مرد یا عورت کی منی، ندی، ودی، حرام جانوروں مثلاً کتا، بلی وغیرہ کا پیشاب و پاخانہ، گھوڑے کا پیشاب نجاست غلیظہ نہیں ہے بلکہ نجاست خفیفہ ہے حلال جانوروں کا پاخانہ، جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گو برا اور اونٹ بکری وغیرہ کی میٹھی، اسی طرح مرغی، بطخ کی بیٹ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی اور اس صورت میں جان بوجھ کر نماز پڑھنا سخت گناہ ہے اور اگر نماز کو حقیر سمجھتے ہوئے اس طرح نماز پڑھی تو یہ کفر ہے۔ نجاست غلیظہ اگر درہم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے بغیر پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے پھر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوتا ہے اگر نجاست غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت لہذا ایسی نماز کو دوہرا لینا مستحب ہے واجب نہیں۔ نجاست غلیظہ کا درہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ، نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو درہم سے مراد وزن میں ساڑھے چار ماشہ ہے لہذا اگر نجاست درہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مراد ساڑھے چار ماشہ سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی

ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستگی سے اتنا پانی ڈالیں کہ اب اس سے زیادہ پانی نہیں ڈالا جاسکتا، اگر ڈالا تو پانی ہتھیلی سے بہہ جائے گا چنانچہ اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اتنی مقدار میں لمبائی و چوڑائی کا ہونا یہ درہم کے برابر ہے۔

نجاست خفیفہ کا بیان

حلال جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا پیشاب اور حرام پرندوں مثلاً کوطے، چیل وغیرہ کی بیٹ یہ تمام نجاست خفیفہ ہیں۔

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصے پر لگی ہوئی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے مثلاً آستین میں نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم میں لگی ہوئی ہے تو معاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی مگر بہتر یہی ہے کہ اسے دھو کر نماز پڑھی جائے البتہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو بغیر پاک کئے نماز نہ ہوگی۔

نجاست سے کپڑے یا بدن کو پاک کرنے کا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اس کی پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دل والی یعنی گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس نجاست کو دور کرنا فرض ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑے پاک ہو جائے گا اور اگر چار یا پانچ مرتبہ دھونے سے نجاست دور ہو تو اتنی ہی مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھونا بہتر ہے اور اگر نجاست دل والی نہ ہو بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اپنی پوری قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

ناپاکی کے مسائل متفرقہ

نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز مثلاً دودھ یا پانی میں نجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورتوں میں وہ دودھ یا پانی میں جس میں نجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑی ہو نجاست خفیفہ اگر نجاست غلیظہ مل جائے تو وہ تمام نجاست غلیظہ ہو جائے گی حرام جانوروں کا دودھ ناپاک ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر اس کا پینا جائز نہیں ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہوگئی خواہ وہ ناپاکی ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے یا آگ سے لہذا اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے تیمم نہیں کر سکتے کیونکہ تیمم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نجاست نہ پڑی ہو جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہوگئی پھر اس کے بعد گیلی ہوگئی تو وہ چیز ناپاک نہ ہوگی جیسے زمین پر پیشاب پڑنے سے وہ ناپاک ہوگئی پھر وہ زمین سوکھ

گئی اور نجاست کا اثر ختم ہو گیا تو وہ زمین پاک ہو گئی اب اگر وہ زمین پھر گیلی ہو گئی یعنی پاک چیز سے تو ناپاک نہیں ہوگی، جو زمین گوہر سے لیسے یا لپی گئی اگرچہ وہ سوکھ جائے مگر پھر بھی عین اس زمین پر نماز جائز نہیں البتہ ایسی زمین پر جو گوہر سے لیسے یا لپی گئی ہو اس کے سوکھ جان کے بعد کوئی مونا کپڑا بچھا کر نماز پڑھی تو نماز درست ہوگی۔

چند ضروری باتیں

کپڑے اگرچہ کتنے ہی میلے کیوں نہ ہو جائیں جب تک ان میں ناپاکی نہیں لگی گی وہ ناپاک نہیں ہوں گے لہذا ایسے تمام کپڑے جو ناپاک نہیں ہیں البتہ میلے کچیلے ہیں ان کو ایک ساتھ دھولیا جائے تو کوئی حرج نہیں ایسے کپڑوں کے نہ تو دھونے کا کوئی مسئلہ ہے نہ ہی نچوڑنے کا، بس ایسے کپڑوں کا میل صاف کر کے جس طرح چاہے نچوڑ کر سکھانے کے لئے لٹکا دے کیونکہ یہ پاک ہی تھے صرف میل دُور کیا گیا ہے۔ اس بات کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر کسی عورت نے مذکورہ بالا کپڑوں کے ساتھ صرف ایک ہی کپڑا جو ناپاک تھا کپڑے دھونے کی مشین میں ڈال دیا تو اب یہ تمام کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور ان کے پاس کرنے کے لئے وہی بات درکار ہوگی جو پہلے لکھی گئی لہذا اس پریشانی سے بچنے کے لئے عورت کو چاہئے کہ وہ ان کپڑوں کو جو ناپاک ہیں الگ رکھے اور پہلے پاک کپڑوں کو دھولے اس کے بعد ناپاک کپڑوں کے صرف ان حصوں کو پاک کرے جس پر ناپاکی لگی ہوئی ہے اس کے بعد اب ان کو بھی جس طرح چاہے دھوئے کہ یہ کپڑے پاک تو ہو چکے تھے بس اب تو میل دور کرنا مقصود ہے، سالن پکانے کے لئے جو گوشت یا سبزی وغیرہ لائی جاتی ہے پکانے سے پہلے اسی اچھی طرح دھولینا چاہئے اسی طرح آٹا گوندھنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولے اگر ہاتھوں میں ناپاکی لگی ہوگی اگرچہ تھوڑی سی ہو تو آٹا گوندھنے کے لئے جو پانی رکھا ہے اس میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ ناپاک ہو جائے گا اور اس طرح اس پانی سے گندھنے والا آٹا بھی ناپاک ہو جائے گا۔ دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے بعض عورتوں میں جو یہ مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا یہ غلط ہے اسی طرح اگر دودھ پیتے بچے نے منہ بھرتے کردی تو اس قے سے نکلنے والا دودھ بھی ناپاک ہوتا ہے لہذا ان چیزوں کے بارے میں خواتین خاص خیال رکھیں اور مسائل کے مطابق جو لکھے گئے ہیں عمل کریں۔

نماز کا بیان

ایمان و تصحیح عقائد بمطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی اہمیت سے مالا مال ہیں ”عبادات میں سب سے اشرف و افضل نماز ہی ہے قرآن پاک میں تقریباً سو مرتبہ سے زیادہ نماز کی تعریف اور اس کی بجا آوری کی تاکید آئی ہے اور اس کے ادا کرنے میں سستی اور کابلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کفر کی نشانی بتائی گئی ہے یہ وہ فرض ہے جو اسلام کے ساتھ ساتھ پیدا ہوا اور اس کی تکمیل اس شبستان قدس میں ہوئی جسے

معراج کہتے ہیں۔“ (بہارِ شریعت حصہ سوم، فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری)

اذان کا بیان

(1) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اے گروہِ زنان (یعنی اے عورتوں کی جماعت) جب تم بلال ؓ کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ معاف فرمایا گا۔ الخ (ابن عساکر بحوالہ بہارِ شریعت حصہ سوم ص ۲۱)

(2) امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن (اذان دینے والا) اذان دے تو (اذان سننے والا مسلمان مرد یا عورت) جو مؤذن کی مثل کہے اور جب مؤذن **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہے تو (سننے والا مسلمان مرد یا عورت) **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسلم شریف)

درس

پہلی حدیث پاک میں اذان سن کر اس کا جواب دینے پر نیکیوں کی بشارت اور درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی کا ذکر ہے لہذا خواتین کو چاہئے کہ جب وہ مسجد سے اذان کی آوازیں سنیں تو اس کا جواب دیں لہذا جس خوش نصیب خاتون نے ایک دن کی پنجوقتہ نمازوں کی اذانوں کا جواب دیا تو حدیث شریف کے مطابق اس کے اعمال نامہ میں ستاسی لاکھ (8700000) نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستاسی ہزار (87000) درجات بلند ہونگے اور ستاسی ہزار (87000) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

اذان کا جواب دینے کا طریقہ دوسری حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے ہم اسے پھر بیان کر دیتے ہیں یعنی جس طرح مؤذن اذان کے کلمات کہے اسی طرح سننے والی بھی ان ہی کلمات کو دہرائے۔ البتہ جب مؤذن **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہے تو سننے والی ان کلمات کو دہرانے کے بجائے صرف **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** کہے اور فجر کی اذان میں جب مؤذن **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** کہے تو سننے والی ان کلمات کو دہرانے کے بجائے صرف **صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ** کہے اذان میں جب اللہ تعالیٰ کا نام مبارک آئے تو سننے والی **جَلَّ شَانُهُ** پڑھے اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاک آئے تو سننے والی دُرود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے یعنی **قُرْءَةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتَّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ** (رد المحتار بحوالہ بہارِ شریعت حصہ سوم ص ۲۸) البتہ انگوٹھوں کو بوسہ دیتے وقت بچ بچ کی مثل آواز پیدا نہ کرے۔ اذان سننے والی جب اذان کا جواب دے چکے تو پھر یہ دعا پڑھے یعنی **اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ**

الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْنُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ابْنُ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْنُ مَقَامٍ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْوَسِيلَةِ وَابْنُ الْوَسِيلَةِ لکھی گئی دُعا کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ بھی کتابوں میں لکھی ہوتی ہے لہذا اس دُعا کو الفاظ کی زیادتی کے ساتھ پڑھنا بھی صحیح ہے۔ (بخاری شریف)

چند مسائل

- (۱) اگر چند اذانیں سُنے تو پہلی اذان ہی کا جواب دینا ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب اذانوں کا جواب دے۔
- (۲) اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب جواب دے۔
- (۳) حیض و نفاس والی عورت کو بھی اذان کا جواب دینا جائز ہے۔
- (۴) جو عورت غسل یا قضاے حاجت کر رہی ہو وہ اذان کا جواب نہ دے البتہ جنبی عورت یعنی جس پر غسل واجب ہے وہ اذان کا جواب دے۔

(۵) جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کرنا یا بات چیت کرنا یا سلام کا جواب دینا تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ اگر قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہو اور اذان کی آواز آئے تو تلاوت بند کر دے اور اذان غور سے سُنے اور جواب دے پھر اذان کا جواب دینے کے بعد کی دُعا پڑھے پھر دوبارہ بغیر **أَعُوذُ بِاللَّهِ** اور **بِسْمِ اللَّهِ** پڑھے قرآن مجید کی تلاوت جاری رکھ سکتی ہے البتہ تلاوت کے درمیان دنیاوی کام کیا تو اس صورت میں دوبارہ تلاوت کرنے کے لئے پھر **أَعُوذُ بِاللَّهِ** اور **بِسْمِ اللَّهِ** پڑھے۔

(۶) اذان سن کر جواب دینا یا قولی یا زبانی طور پر اجابت ہے اور نماز کا پڑھنا یہ فعلی یا عملی طور پر اجابت ہے اور ایک ایمان والی خاتون ان دونوں کاموں کو بخوبی سرانجام دیتی ہے کیونکہ مؤمنہ صادقہ کے شایان شان یہی ہے اور اسی میں دُنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے اس کے برعکس چند روزہ زندگی کی بے جا خوش فہمی میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہونے میں دُنیا و آخرت کا نقصان و خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **يَتَسَاءَلُونَ لَا عَن الْمَجْرِمِينَ لَا مَسْلَكُ لَكُمْ فِي سِقْرِهِ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلُومِينَ** لا (سورۃ مدثر آیت نمبر ۴۰ تا ۴۳) ترجمہ : باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے

گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ دُرست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے اور ایک روایت میں ہے کہ

وہ خائب و خاسر ہوا۔ (طبرانی اوسط، ضیاء بحوالہ بہار شریعت حصہ سوم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن وہ قارون و فرعون و ہامان و امی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (امام احمد، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ بہار شریعت حصہ سوم)

نماز پڑھنے کا طریقہ

با وضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو پھر نیت کرے (نیّتوں کے جاننے کے لئے ”ترغیب نیت“ کا مطالعہ کیجئے۔) نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کا اندھوں تک اٹھائے لیکن اپنے ہاتھوں کو دوپٹہ یا چادر وغیرہ سے باہر نہ نکالے اور ہاتھ کی انگلیاں نہ تو بالکل ملائے اور نہ ہی انہیں پھیلائے بلکہ انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے پھر **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے ہوئی اپنے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور تکبیر کے فوراً بعد اپنے ہاتھ اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھے اور اس بات کا خیال رکھے کہ تکبیر تحریمہ (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا) کے وقت سر نہ جھکائے اور حالت قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد سب سے پہلے ثناء پڑھے۔ (اتنی آواز سے کہ خود کے کان سن لیں اگر شور و غل یا بہری نہ ہو۔)

ثناء

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ : پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتی ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (نسائی شریف راوی حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ثناء پڑھنے کے بعد تَعُوذُ پڑھے،

تَعُوذُ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (سورۃ نحل آیت نمبر ۹۸)

تَعُوذُ پڑھنے کے بعد تسمیہ پڑھے،

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (نسائی شریف راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔

سورۃ فاتحہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ط إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ط اهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيمَ لَا صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ع (نسائی شریف راوی حضرت

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا اور جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم سب کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کا۔

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھر ”آمین“ آہستہ آواز میں پڑھے کہ پڑھنے والی کے اپنے کان سن لیں اور ہر جگہ جہاں پڑھنا ہے اس سے یہی مراد ہے اس بات کا خیال رکھے اگر صرف خیال ہی خیال میں پڑھا تو نماز نہ ہوگی اسی طرح اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ٹھل سماعت (یعنی بہرا پن) نہیں تو بھی نماز نہ ہوگی اور ”آمین“ اس طرح پڑھے کہ اس کا نون ساکن ہو، اس کے بعد کم از کم ایک بڑی آیت جو تیس حروف پر مشتمل ہو پڑھے یا تین چھوٹی آیتیں جیسے **ثُمَّ نَظَرَهُ** **ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ** **ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ** ان تین آیتوں میں تیس حرف ہیں لہذا اگر ایک بڑی آیت جو کم از کم تیس حروف پر مشتمل ہو پڑھ لی تو واجب ادا ہو جائے گا یا کوئی ایک چھوٹی سورۃ پڑھ لے اگر سورت پڑھے تو اس سے پہلے **بِسْمِ اللہ** شریف پڑھ لے۔

سورۃ بِسْمِ اللہ شریف کے ساتھ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ط مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ط سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ

لَهَبٍ ط وَأَمْرَاتُهُ ط حَمَّالَةَ الْخَطَبِ ج فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ع (بخاری ، مسلم راوی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : تباہ ہو جائیں گے ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہی ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اس کی جورو (بیوی) لکڑیوں کا گٹھاسر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رستا۔ (کنز الایمان فی

ترجمۃ القرآن)

نوٹ (یہ سورۃ مبارکہ گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو لہب اور اس کی بیوی ام جہیل کی مذمت میں نازل ہوئی۔)

سورۃ ختم کر کے ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی رکوع میں جائے اور رکوع میں صرف اتنا بھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ اور سر کو ہموار اور ایک سیدھ میں کرنے کی حاجت نہیں اور ہاتھ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بس گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اسی طرح پاؤں کے دونوں ٹخنے بھی

ملا لے اور پاؤں کو بالکل سیدھا نہ رکھے بلکہ ان کو جھکا ہوا رکھے اور رکوع میں نگاہ اپنے پاؤں پر رکھے رکوع میں پہنچ کر کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** ”پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا“ (نسائی شریف راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسے پانچ، سات یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتی ہے مگر افضل یہ ہے کہ طاق عدد میں پڑھے۔ (طاق عدد اُسے کہتے ہیں جو جفت نہ ہو یا یوں سمجھئے کہ وہ عدد دو پر پورا تقسیم نہ ہوتا ہو، جیسے ۳، ۵، ۷، ۹ وغیرہ) پھر **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** ”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“ (نسائی شریف راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** ”اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے“ کہے۔ اگر رکوع سے ذرا سائراٹھا کر سجدے میں چلی گئی تو قومہ یعنی (رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہونا) چھوٹ جائے گا اور نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہذا رکوع کرنے کے بعد سیدھی کھڑی ہو اس کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے اپنے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھے پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مل ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد اپنی ناک کی ہڈی زمین پر جمائے پھر اپنی پیشانی زمین پر جمائے اور اس کا سر اس طرح دونوں ہاتھوں کے درمیان آجائے کہ اس کے کان ہاتھوں کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے بلکہ دونوں پاؤں کو سیدھی جانب نکال دے۔ (ذکر فی۔۔۔ نھا لاصحب اصالح۔ القدین) اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں بازو اپنے پہلو سے ملا کر زمین پر بچھا دے اور اپنا پچھلا حصہ نہ اٹھائے اور سجدہ میں اپنی نگاہ ناک کی طرف رکھے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** ”پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند“ (نسائی شریف راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اس کے پڑھنے کا بھی وہی مسئلہ ہے جو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا پہلے بیان ہوا سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد پھر اپنے سر کو اٹھائے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے پہلا سجدہ کر کے دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے جو بیٹھا جاتا ہے اُسے جلسہ کہتے ہیں یہ بھی نماز کے واجبات میں سے ہے اگر کسی عورت نے پہلا سجدہ کر کے بس ذرا سائراٹھا یا اور دوبارہ سجدہ میں چلی گئی تو اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی، لہذا اس بات کی خیال رکھے کہ ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے اچھی طرح بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے دو سجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دے اور اپنی بائیں یعنی الٹی سرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں گھٹنوں سے نیچے انگلیاں نہ لٹکائیں پھر ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی دوسرے سجدے

میں جائے اور اسے بھی اسی طرح ادا کرے جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے دوسرا سجدہ مکمل کر کے ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے اس طرح اٹھے کہ پہلے اپنی پیشانی اٹھائے پھر ناک اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھائے، آخر میں اپنے دونوں گھٹنے زمین سے اٹھائے اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائے بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو جائے البتہ بیماری یا حمل کی کمزوری کے باعث زمین پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔ دوسری رکعت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد پہلی کی طرح آہستہ آمین کہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا پھر کوئی سورت ”بسم اللہ شریف“ کے ساتھ پڑھے جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

سورۃ بسم اللہ شریف کے ساتھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ج اللّٰهُ الصَّمَدُ ج لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُولَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ ع

(بخاری، مسلم راوی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : تم فرماؤ وہ اللہ ہے ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

سورۃ ختم کر کے ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی رکوع میں جائے رکوع کی تسبیحات پڑھنے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہے پھر ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی پہلے لکھے گئے طریقے کے مطابق پہلا سجدہ کرے اور پہلی کی طرح سجدہ کی تسبیحات پڑھنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی سر اٹھائے اور اطمینان سے بیٹھنے کے بعد پھر دوبارہ ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی دوسرا قاعدہ کے مطابق ادا کرے دوسرا سجدہ مکمل کرنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی سر اٹھائے اور قعدہ کرے، قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر اپنی الٹی سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھ لے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے۔ اگر دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ آخری ہوگا اور اگر تین یا چار رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ ہوگا قعدہ اولیٰ کی صورت میں صرف تشهد یعنی التَّحِيَّات پڑھے دُرود ابراہیمی اور دُعائے پڑھے جب کہ قعدہ آخری کی صورت میں کہ دو رکعت والی نماز پڑھ رہی ہے تو تشهد پڑھنے کے بعد پہلے درود ابراہیمی پڑھے اس کے بعد دُعائے پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دے اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے۔

تشہد

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ • أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ •

(نسائی شریف راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ عز وجل ہی کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی

دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (ترجمہ از نماز کا جائزہ)

تشہد پڑھنے میں جب پہلے خط کشیدہ کلمہ **لَا إِلَهَ** کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اسکے برابر والی انگلی کو اپنی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ **لَا** پر شہادت کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش و حرکت نہ دے اور جب دوسرے خط کشیدہ کلمہ یعنی **إِلَّا اللَّهُ** پر پہنچے تو انگلی گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے اگر تشہد پڑھنے میں بتائے ہوئی لفظ پر انگلی اٹھانا بھول جائے تو ان لفظوں کے آگے پیچھے انگلی نہ اٹھائے اور نہ ہی گرائے بلکہ بغیر انگلی اٹھائے اور گرائے تشہد مکمل کر لے نماز ہو جائے گی تشہد ختم کرنے کے بعد اگر رکعت پڑھ رہی ہے تو درود ابراہیمی پڑھے۔

درود ابراہیمی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُّجِيدٌ • اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ • (بخاری، مسلم راوی حضرت کعب عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : الہی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے، الہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ (ترجمہ از نماز کا جائزہ)

دروادبرا ہی پڑھ کر پھر یہ دُعا پڑھے،

دُعا

اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(بہار شریعت حصہ سوم، نورالایضاح ص ۷۵ عربی)

ترجمہ : اے اللہ ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

(ترجمہ از نماز کا جائزہ)

لکھی گئی دُعا کے علاوہ دوسری دُعا بھی پڑھ سکتی ہے بہار شریعت حصہ سوم پر کئی دُعائیں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کر لے دُعا کے ختم کرنے پر اس طرح سلام پھیر دے کہ پہلے سیدھے شانے کی طرف منہ کر کے **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ** کہے سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے شانوں پر رکھے اور فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرے سلام پھیرتے وقت بدن یا سینے کو نہ گھمائے، بلکہ صرف گردن کو گھما کر سلام پھیرے اگر کوئی عورت بھول کر پہلے الٹی طرف سلام پھیر دے تو اب دوسرا سلام سیدھی طرف پھیر دے نماز ہو جائے گی مگر جان بوجھ کر ایسا کرنا بُرا ہے۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد یعنی التَّحِيَّات پڑھ کو فوراً تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے کیونکہ تین یا چار رکعت والی نماز کے قعدہ اولیٰ میں اگر بھول کر تشہد کے بعد صرف **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ** تک ہی درود شریف پڑھ لیا یا اتنی دیر ایسے ہی خاموش بیٹھی تو سجدہ سہولاً لازم ہو جائے گا اگر سجدہ سہول نہیں کرے گی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہذا قعدہ اولیٰ میں اس بات کا خیال رکھے جب تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے تو سب سے پہلے ”بِسْمِ اللَّهِ“ پڑھے اس کے بعد ”سورۃ فاتحہ“ پڑھے پھر پہلے بتائے ہوئی طریقہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اب اگر تین رکعت والی نماز ہے تو تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ کرے اور تشہد، درود ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو اس صورت میں قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور ”بِسْمِ اللَّهِ شَرِيف“ کے ساتھ ”سورۃ فاتحہ“ پڑھ کر رکوع و سجود کرے اور تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد پھر چوتھی رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اور ”بِسْمِ اللَّهِ شَرِيف“ کے ساتھ ”سورۃ فاتحہ“ پڑھ کر رکوع و سجود کرے اور چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور تشہد، درود ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

چونکہ عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے لہذا خواتین نماز جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز اپنے گھر میں ادا کریں اور نہ ہی ان پر عیدین کی نماز واجب ہے اور اسی طرح ان پر نماز جنازہ بھی لازم نہیں ہے لہذا ہم نے ان نمازوں کے بیان کو چھوڑ دیا ہے البتہ نماز وتر عورتوں پر بھی واجب ہے اور تراویح کی نماز بھی ان کے لئے سنت مؤکدہ ہے (مگر خواتین مسجد میں جماعت کے بجائے اپنے گھر میں تنہا نماز

تراویح ادا کریں) لہذا ہم پہلے ان دونوں نمازوں کا بیان کریں گے اس کے بعد نماز کے فرائض، واجبات، مکروہات، منسکات، سجدہ سہو اور قضا نماز کی ادائیگی کا مختصر بیان کریں گے، رہے نوافل یعنی نفلی نمازیں تو ان کی تفصیل کے لئے ”امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف ”فضائل نوافل“ کا مطالعہ کیا جائے ہم نے اختصار کی بناء پر ان نمازوں کا بیان چھوڑ دیا ہے۔

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ

نماز وتر کی قیت کر کے پہلے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہاتھ باندھ لے اور نماز وتر کی دو رکعت اسی طرح پڑھے جس طرح پہلے فرض نماز پڑھنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے لہذا دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد قعدہ اولیٰ کرے اور صرف تشهد پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اب ”بِسْمِ اللہِ شَرِیف“ کے ساتھ ”سورۃ فاتحہ“ پڑھے پھر ”بِسْمِ اللہِ شَرِیف“ کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو شانوں (کندھوں) تک اٹھائے اور ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی دوبارہ ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔

دُعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ
وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یُّفْجِرُكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَالیكَ
نَسْعٰی وَنَحْفِیْذُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ۝ (شرح التوہید، ۱۲)

ترجمہ: الہی ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کیساتھ تیری ثناء کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔ (ترجمہ از بہار شریعت حصہ چہارم)

دُعائے قنوت پڑھنے کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی رکوع میں جائے اور پہلے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق رکوع وسجود کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے اور تشهد، درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے یعنی نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر پڑھے کہ باعثِ ثواب ہے تو یوں کہہ لے **وَصَلِّی اللّٰهُ عَلَ النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّم** دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے مگر جو دعائے قنوت یہاں لکھی گئی ہے خاص اس کا پڑھنا واجب نہیں اس کے علاوہ اور بھی دعائیں

ہیں جن میں سے کچھ دعائیں بہارِ شریعت حصہ چہارم ص ۵ پر لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یا ذکر سکتی ہے اگر یہ دعائے قنوت جو یہاں لکھی گئی ہے یاد نہیں ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو تین مرتبہ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ** پڑھ لے یا تین مرتبہ **يَا رَبِّ** کہہ لے۔

(عالمگیری، ردالمختار)

دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنا واجب جبکہ ہاتھ اٹھانا سنت ہے لہذا اگر اللہ اکبر تو کہا مگر ہاتھ نہ اٹھائے تو نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا برا ہے اور اگر ہاتھ اٹھائے مگر اللہ اکبر نہ کہا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی جب کہ بھول کر ہو اور سجدہ سہو بھی واجب ہوگا تیسری رکعت میں سورت کے بعد اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی اور رکوع کر لیا اب یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو واپس قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ نماز کے ختم پر سجدہ سہو کر لے تو نماز ہو جائے گی۔ وتر کی نماز واجب ہے بلا عذر چھوڑ دینے سے گناہ ملتا ہے اگر وتر کی نماز (معاذ اللہ) قضا ہو جائے تو اس کی قضا پڑھی جائے گی وتر کی نماز پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ”تمام پاکیاں اس بادشاہ کے لئے جو تمام جہانوں کا مالک حقیقی ہے جو عیوب سے

منزہ و مبرا ہے۔“ (نسائی شریف راوی حضرت عبدالرحمن بن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نماز قروایح پڑھنے کا طریقہ

ماہ رمضان میں روزانہ نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد یعنی عشاء کے چار فرض اور فرضوں کے بعد کی دو سنتیں اور دو نفل پڑھ کر بیس رکعات نماز تراویح کی پڑھے کہ عورتوں کیلئے بھی اس کا پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے اکثر عورتیں تراویح کی نماز نہیں پڑھتیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ تراویح کی نماز کا عادتاً چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ کا کام ہے۔

تراویح کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو دور رکعت کر کے بیس رکعات پڑھے اور ہر دور رکعت کی نیت جدا جدا کرے یعنی دو رکعت کی تراویح کی نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور جس طرح دو رکعت نماز فرض فرض کا طریقہ پہلے بیان ہوا ہے ایسے ہی ان کو بھی ادا کرے اس کے بعد پھر دو رکعت کی نیت کر کے ہاتھ باندھے اور یونہی دو دور رکعت کر کے بیسوں رکعتیں پڑھ لے۔ اگر زیادہ مقدار میں قرآن شریف یاد نہ ہو تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص یعنی **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پوری سورت پڑھ لے نماز ادا ہو جائے گی پوری بیس رکعتیں تراویح کی پڑھنے کے بعد پھر تین رکعتیں نماز وتر واجب کی پڑھے جس کے پڑھنے کا طریقہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے پھر آخر میں دو رکعتیں نفل پڑھ لے، عورتیں نماز تراویح جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں بلکہ اپنے اپنے گھروں میں تنہا پڑھیں۔ اگر نماز تراویح عشاء کے فرضوں سے پہلے پڑھے گی تو اس صورت میں اس کی نماز تراویح نہیں ہوگی۔

نماز تراویح کی نیت

نیت کی میں نے دو رکعت نماز تراویح سنت کی متابعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف یہ نیت کر کے پھر تکبیر تحریمہ یعنی ”اللہ اکبر“ کہے۔ (اسی طرح ہر دو رکعت تراویح کی نیت کرے۔)

نماز پنجگانہ کی تفصیل

پنجوقتہ نمازوں میں کل اڑتالیس رکعات ہیں جس میں سترہ رکعات فرض ہیں اور تین رکعات واجب ہیں اور بارہ رکعات سنت مؤکدہ ہیں اور آٹھ رکعات سنت غیر مؤکدہ ہیں اور آٹھ رکعات نفل ہیں ان نمازوں میں رکعتوں کے اعتبار سے تین صورتیں بنتی ہیں، یعنی یا تو نماز چار رکعات والی ہوگی یا تین رکعات والی یا دو رکعت والی اس کی تفصیل نقشہ کی صورت میں ملاحظہ فرمائی۔

لہذا فرض نماز چار رکعت والی بھی ہے جیسے نماز ظہر کے چار فرض اور تین رکعات والی بھی ہے جیسے نماز مغرب کے تین فرض اور دو رکعت والی بھی ہے جیسے نماز فجر کے دو فرض۔ جبکہ واجب نماز صرف تین رکعات والی ہے یعنی نماز وقت اور سنت مؤکدہ نمازیں چار رکعات والی نماز بھی ہے جیسے نماز ظہر کے بعد کی دو سنتیں۔ البتہ سنت غیر مؤکدہ نماز میں صرف چار رکعت والی نماز ہے جیسے نماز عصر کی چار سنتیں اور نفل نماز صرف دو رکعت والی ہے جیسے نماز ظہر کے آخری دو نفل، اس لحاظ سے ہم فرض نماز کے تین طریقے اور واجب نماز کے ایک طریقہ اور سنت مؤکدہ نماز کے دو طریقے اور سنت غیر مؤکدہ نماز کا ایک طرقہ اور نفل نماز کا ایک طریقہ یعنی کل آٹھ طریقے بیان کرتے ہیں جن کو پڑھ کر آسانی کے ساتھ ہر عورت سمجھ سکتی ہے کہ پنجوقتہ نمازوں کی ہر ایک رکعت کو پڑھنے کا طریقہ کیا ہے اور اسی طرح یہ بات بھی بخوبی سمجھ سکتی ہے کہ ہر ایک نماز میں تکبیر تحریمہ سے لیکر سلام پھیرنے تک کیا کچھ پڑھا جاتا ہے سب سے پہلے مندرجہ ذیل دی ہوئی چند اصطلاحات کو سمجھ لینا چاہئے۔

01	ثَنَاء	یعنی	سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ	آخر تک
02	تَعَوُّذ	یعنی	أَعُوذُ بِاللَّهِ	آخر تک
03	تَسْمِيَهُ	یعنی	بِسْمِ اللَّهِ شَرِيف	آخر تک
04	تَشَهُّد	یعنی	الشَّحِيّٰثُ لِلّٰهِ سے وَرَسُوْلُهُ	تک
05	دروود براہیم	یعنی	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	آخر تک
06	دُعَاء	یعنی	اللَّهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا	آخر تک

سُنن و نوافل نماز پڑھنے کا طریقہ

چونکہ ہم نے فرض نمازوں کے تینوں طریقے یعنی چار رکعات والی فرض نماز اور تین رکعات والی فرض نماز اسی طرح دو رکعت والی فرض نماز کا طریقہ پہلے بیان کر دیا ہے اور واجب نماز یعنی نماز وتر کا طریقہ بھی بیان کر چکے ہیں لہذا اب سنت مؤکدہ نماز جو رکعتوں کے اعتبار سے دو طرح پر ہے یعنی چار رکعت والی یا دو رکعت والی ان کے پڑھنے کا طریقہ اور اسی طرح غیر مؤکدہ نماز جو رکعتوں کے اعتبار سے صرف ایک طرح پر ہے یعنی چار رکعت والی اس طریقہ اور نفل نماز اور یہ بھی نماز پنجگانہ میں رکعتوں کے اعتبار سے ایک طرح پر ہے یعنی دو رکعت والی ان سب نمازوں کا طریقہ بالترتیب بیان کرتے ہیں لیکن اب جو طریقہ بیان ہوگا وہ اختصار کے ساتھ ہوگا لہذا اس کے سمجھنے کے لئے جو طریقہ فرض نماز کا پہلے بیان ہوا ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

سنت مؤکدہ نماز ”چار رکعت والی“ کے پڑھنے کا طریقہ

جیسے نماز ظہر کے چار فرضوں سے پہلے کی چار سنتیں قبلہ رو ہو کر نماز کی نیت کرے اور ہاتھ شانوں تک اٹھا کر ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی اپنی چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھ لے۔

نیت کا طریقہ

”نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف“ ہاتھ باندھنے کے بعد پہلی دو رکعتیں اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دو رکعت پڑھنے کا طریقہ بیان ہوا البتہ اتنا فرق ہے کہ پہلے قعدہ میں صرف تشهد پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اور کھڑی ہونے کے بعد سب سے پہلے تسمیہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد تسمیہ پڑھے پھر کوئی چھوٹی سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے۔ دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور چوتھی رکعت بھی اسی طرح پڑھے جس طرح کہ تیسری رکعت پڑھی ہے اور چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر آخری قعدہ میں بیٹھ کر تشهد، درود ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

سنت مؤکدہ نماز ”دورکعت والی“ کے پڑھنے کا طریقہ

قبلہ رُو ہو کر نماز کی نیت کرے۔

نیت کا طریقہ

”نیت کی میں نے دورکعت نماز سنتِ ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف“ نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ باندھ لے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد ان دورکعتوں کو اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دورکعت والی نماز پڑھنے کا طریقہ بیان ہوا ہے۔

سنت غیر مؤکدہ نماز ”چار رکعت والی“ کے پڑھنے کا طریقہ

جیسے نمازِ عصر کے چار فرضوں سے پہلے والی چار سنتیں، قبلہ رُو ہو کر نماز کی نیت کرے۔

نیت کا طریقہ

”نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنتِ عصر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف“ نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھا کر ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی اپنی چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھ لے ہاتھ باندھ کر پہلی دورکعتیں بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دورکعت والی نماز کا طریقہ بیان ہوا ہے البتہ پہلے قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام نہ پھیرے بلکہ ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے کھڑی ہونے کے بعد نماز کو پھر ثناء سے شروع کرے اور آخری دورکعتیں بھی پہلی دورکعتوں کی طرح پڑھے اور آخری قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نفل نماز پڑھنے کا طریقہ

جیسے نمازِ ظہر کی آخری دو نفل، قبلہ رُو ہو کر نماز کی نیت کرے۔

نیت کا طریقہ

”نیت کی میں نے دورکعت نماز نفل کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف“ نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھائے اور ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی اپنی چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھ لے، ہاتھ باندھنے کے بعد ان دورکعتوں کو اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دورکعت والی نماز کا طریقہ بیان ہوا ہے اور اگر نفل نماز چار رکعت والی ہو تو اس کے پڑھنے کا طریقہ سنتِ غیر مؤکدہ کی چار رکعت والی نماز کی طرح ہے نماز کے بعد جواز کا رطوبہ احادیث میں وارد ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے سنتوں سے پہلے فرضوں کے

بعد مختصر دعا پر قناعت کرے البتہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد ذکر و اذکار اور دعا میں طول کر سکتی ہے کیونکہ ان نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں۔

فرض نماز پڑھنے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: الہی تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے بڑی برکت والا ہے تو اے جلال و بزرگی والے۔

(نسائی شریف راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

لکھی گئی دعا کے اول و آخر درود شریف بھی پڑھے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری مختصر دعا پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ لے، دعا مانگ کر پھر بقیہ نماز پوری کرے اور آخر میں جس قدر چاہے وظائف و اذکار کرے اور دعا مانگے البتہ جو دعائیں عربی میں مانگے اس کا ترجمہ بھی ذہن میں ہوا اگر صرف عربی کے الفاظ رٹے ہوئے ہوں اور معنی معلوم نہ ہوں تو بہتر یہی ہے کہ ہر ایک عورت اپنی مادری زبان میں دعا مانگے تاکہ یکسوئی رہے۔

ختم نماز پر پڑھے جانے والے مختصر اذکار

(۱) تین مرتبہ استغفار پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ (مدارج النبوة ص ۶۳۹ جلد اول)

ترجمہ: بخشش چاہتی ہوں اس ذات مقدسہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے، اور میں اس کی طرف رجوع کرتی ہوں۔

(۲) آیت الکرسی پڑھے (سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ یاد کرے اور ترجمہ کنز الایمان میں دیکھے۔)

(بیہقی فی شعب الایمان راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۳) ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ

لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ (مسلم شریف راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴) رَبِّ اَعِیْنِیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداؤد راوی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: اے میرے پروردگار تو نے اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔

نماز کے شرائط و فرائض

نماز کی پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) طہارت

حدیث اکبر اور حدیث اصغر سے بدن کا پاک ہونا یعنی اگر غسل جنابت واجب ہے تو غسل کرے اور اگر وضو نہیں ہے تو وضو کرے اسی طرح بدن پر نجاست لگی ہو تو اسے دھو لے یونہی وہ کپڑے جو پہنے ہوئی ہے ان کا اور جس جگہ نماز پڑھ رہی ہے اس کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

(تکبیر تحریمہ سمیت نماز کی چھ شرطیں ہیں چونکہ ہم نے تکبیر تحریمہ کو فرائض نماز میں لکھا ہے اس لئے پانچ شرطیں رہ گئیں۔)

(۲) ستر عورت

نماز کی ادائیگی کے لئے عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور ٹخنوں کے نیچے قدموں کے کھلے رہنے کی اجازت ہے، لہذا ٹخنے بھی حالت نماز میں ڈھکے رہنے چاہئیں، اگر کان کھلے رہے تو نماز نہیں ہوگی یونہی ڈھکا جب بھی نماز نہیں ہوگی بلکہ اگر ایسی اوڑھنی یا دوپٹہ اوڑھا۔ جو اتنا باریک ہے کہ اس میں سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے تو اس صورت میں بھی نماز نہیں ہوگی، ایسے ہی اگر اتنا باریک لباس پہنا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو تو بھی نماز نہیں ہوگی لہذا نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے لباس کا اچھی طرح خیال رکھے کہ لباس اتنا دبیز اور موٹا ہو کہ اس سے بدن کی رنگت نہ جھلکے اور دوپٹہ یا چادر بھی اتنی موٹی ہو کہ بالوں کی سیاہی نہ چمکے اور دوپٹہ کو اس طرح سر پر اوڑھے کہ تمام بال چھپ جائیں اسی طرح کان بھی چھپ جائیں اور گلا، گردن اور سینہ وغیرہ بھی چھپ جائیں اسی طرح پانچ اتنے نیچے ہوں کہ وہ پاؤں کے ٹخنوں کو چھپالیں اور آستین اتنی نیچی ہوں کہ وہ گٹوں کو چھپالیں اگر کلائیوں کھلی رہیں تو نماز نہ ہوگی۔

(۳) وقت

شریعت مطہرہ نے پنجوقتہ نمازوں کے اوقات مقرر کئے ہیں لہذا ان نمازوں کو ان کے اوقات ہی میں پڑھنا ادا اور باعث اجر و ثواب ہے اگر وقت گزار کر نماز پڑھے گی تو سخت گناہ گار ہوگی مثلاً فجر کے وقت کی ابتدا طلوع فجر (صبح صادق) سے ہوتی ہے اور انتہا طلوع آفتاب یعنی سورج کی کرن چمکنے تک۔ لہذا فجر کے اس پوری وقت میں جب بھی نماز پڑھے گی تو ادا ہو جائے گی اور اگر اس وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور اگر بعد میں پڑھی تو یہ نماز کو قضا کر کے پڑھنا ہوگا اور بلا عذر صحیح ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ آج کل ہر علاقے میں کئی مسجدیں ہوتی ہیں اور اذانیں چونکہ لاؤڈ اسپیکر پر ہوتی ہیں اس وجہ سے تقریباً ہر گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے لہذا اذان ہونے کے بعد نماز پڑھ لے البتہ بعض مرتبہ اذان فجر وقت سے پہلے بھی دے دی جاتی ہے

لہذا اس کا خیال رکھا جائے اسی طرح کسی کسی علاقے میں ایک دو مسجدیں ایسی ہوتی ہیں جہاں سے عصر کی اذان بہت ہی پہلے دے دی جاتی ہے لہذا ایسی اذان پر نماز عصر نہ پڑھے بلکہ جب کثرت کے ساتھ اذانوں کی آوازیں سنے تو اس وقت نماز پڑھے یہ تمام باتیں آسانی کے لئے لکھی گئی ہیں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر کے کسی فرد کو ”مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی“ بھیج کر نماز کے اوقات کا نقشہ منگوا لے اور اسے گھر میں ایک طرف آویزاں کر دے پھر صحیح گھڑی سے اس نقشہ کے مطابق وقت دیکھ کر ہر نماز کو ادا کرے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی خطرہ یا اندیشہ نہ ہوگا تین وقتوں میں کوئی نماز بھی پڑھنا درست نہیں ہے نہ قضا نہ ادانہ ہی کسی قسم کے نوافل۔

(۱) سورج نکلنے وقت یعنی سورج کی کرن چمکنے سے لیکر بیس منٹ بعد تک۔

(۲) نصف النہار شرعی یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت یہ وقت تقریباً چالیس منٹ رہتا ہے جسے اوقات نماز کے نقشہ میں دیکھ کر معلوم کر سکتی ہے۔ (نصف النہار شرعی کو عام طور پر ”زوال“ کہتے ہیں۔)

(نوٹ : رات کو زوال نہیں ہوتا بعض عورتوں میں جو رات کو زوال کا ہونا مشہور ہے وہ غلط ہے۔)

(۳) سورج ڈوبنے وقت یعنی غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل سے لے کر سورج ڈوبنے تک البتہ اگر اس دن کی نماز عصر نہیں پڑھی ہے تو وہ ضرور پڑھے گی مگر بلا عذر صحیح اتنی تاخیر کرنا گناہ ہے۔

استقبال قبلہ

نماز پڑھتے وقت قبلہ رخ ہونا بھی ضروری ہے عورت کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ متعین و مقرر کرے اور اس کی پاکی اور صفائی کا خیال رکھے اور قبلہ رخ کے لئے کوئی علامت لگا لے گا کہ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف رہے قبلہ کا رخ اور سمت معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آج کل قطب نما بازاروں میں بکتے ہیں اپنے گھر کے کسی فرد سے قطب نما منگوا کر اس کے ذریعے سمت قبلہ کی علامت لگا لے تاکہ کسی قسم کا تردد یا اشکال نہ رہے۔

نیت

نیت دل کے اراد کو کہتے ہیں زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں اگر دل میں نیت حاضر ہو اور زبان سے بھی الفاظ ادا کر لے تو بہتر ہے۔ عربی میں نیت کرنا ضروری نہیں اپنی مادری زبان میں بھی نیت کر سکتی ہے اگر بغیر نیت کے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

فرائض نماز

نماز میں سات فرض ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ

حقیقۃً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال (نزدیکی) ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا نماز شروع کرتے وقت جو ”اللہ اکبر“ کہا جاتا ہے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں، ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہو لہذا اگر کسی نے ”اللہ“ کے بجائے ”اللہ“ یا ”اَکْبَرُ“ کے بجائے ”اَکْبَرُ“ یا ”اَکْبَرُ“ پڑھا تو ان صورتوں میں نماز شروع ہی نہ ہوگی، جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لئے قیام کرنا فرض ہے اگر بیٹھ کر ”اللہ اکبر“ کہا پھر کھڑی ہوگئی تو اس صورت میں نماز شروع ہی نہ ہوئی اور جن نمازوں میں قیام فرض نہیں ہے تو ان میں تکبیر تحریمہ کے لئے قیام کرنا بھی فرض نہیں ہے، جیسے نماز فجر کے دو فرض کہ ان میں قیام فرض ہے تو تکبیر تحریمہ بھی قیام کی حالت میں کہنا فرض ہے اور جیسے نفل نماز کہ ان میں قیام فرض نہیں تو تکبیر تحریمہ کہنے کے لئے بھی قیام فرض نہیں ہے البتہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے جبکہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں پورا ثواب ملتا ہے۔ (نسائی شریف راوی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بلکہ جس کا معمولی نفل نماز کو کھڑے ہو کر پڑھنے کا ہو پھر کسی عذر یعنی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے کھڑی ہو کر نفل نماز نہ پڑھ سکے تو اس کو بیٹھ کر پڑھنے کے باوجود پورا ہی ثواب ملے گا۔

(۲) قیام

قیام کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔ فرض، وتر، عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بغیر کسی صحیح عذر کے اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گی تو نہ ہوگی۔ قیام تو کر سکتی ہے مگر ناک یا پیشانی پر ایسا زخم ہے کہ سجدہ نہیں کر سکتی تو اس صورت میں بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اسی طرح سجدہ تو کر سکتی ہے مگر سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یعنی پیپ یا خون بہتا ہے تو اس صورت میں بھی بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ اگر ذکر کی گئیں چیزوں میں سے کچھ بھی نہ ہو بلکہ صرف کمزوری کی وجہ سے تھوڑی دیر بھی کھڑی نہیں ہو سکتی تو بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھے اس صورت میں اس بات کا خیال رکھے کہ محض معمولی سی کمزوری یا تکلیف کا ہونا عذر نہیں یہ اسی صورت میں ہے کہ بالکل کھڑی نہ رہ سکتی ہو اگر کچھ دیر کھڑی رہ سکتی ہے اگرچہ لکڑی یا دیوار کے سہارے کیوں نہ ہوں تو قیام کرے گی بلکہ اگر اتنی ہی دیر کھڑی ہو سکتی ہے کہ تکبیر تحریمہ ”اللہ اکبر“ کہہ سکے تو اتنی ہی دیر کھڑی ہو کر ”اللہ اکبر“ کہہ لے پھر بیٹھ جائے لہذا وہ خواتین جو معمولی سے بخاری یا تکلیف کے ہونے پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں حالانکہ علاوہ نماز کے وہ دس دس، پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑی رہ کر ادھر ادھر کی باتیں کرتی

رہتی ہیں ان کو چاہئے کہ ان مسائل سے خبردار ہوں اور باوجود قیام کی قدرت رکھنے کے جتنی نمازیں بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کو دوبارہ پڑھیں کہ ایسی نمازیں نہ ہوں۔

(۳) قِرَاءَت

قِرَاءَت اس کا نماز ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سُنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سُنا اور رکاوٹ جیسے شور و غل یا ثقل سماعت (بہر اپن) بھی نہ تھا تو اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔ فرضوں کی دونوں رکعتوں میں وتر، سنت اور نفلی نمازوں کی ہر رکعت میں منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والی پر مطلقاً ایک آیت کریمہ کا پڑھنا فرض ہے اسی کے مطابق جو ابھی بیان ہوا اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا اور اس کے ساتھ ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں یا کوئی چھوٹی سورۃ ملانا واجب ہے۔

(۴) رُكُوع

ہر رکعت میں ایک رکوع فرض ہے عورت رکوع کرنے کے لئے صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ اور سر کو ہموار اور ایک سیدھ میں کرنے کی ضرورت نہیں اور ہاتھوں کو محض گھٹنوں پر رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اور نگاہ پاؤں پر رکھے جبکہ بیٹھ کر رکوع کرنے میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سر کو جھکا دے کہ سر گھٹنوں کی سیدھ میں آجائے بہت زیادہ جھکنا کہ زمین کے قریب ہو جائے یہ دُرسست نہیں ہے۔

(۵) سُجُود

ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں عورت کے لئے سمٹ کر سجدہ کرنا ہے یعنی وہ اپنے بازوؤں کو اپنی کروٹوں سے ملادے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ کان ہاتھ کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے یعنی ان کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھے اور نگاہ ناک کی طرف رہے۔

(۶) قَعْدَةُ آخِرِهِ

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التَّحِيَّات یعنی **عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

(۷) خُرُوجُ بِصُنْعِہٖ

یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد ارادہ کے ساتھ کسی ایسے فعل سے نماز ختم کرنا جو نماز کے منافی ہو خواہ سلام سے یا کسی دوسرے فعل سے یہ فرض ہے البتہ سلام کے علاوہ اگر کسی دوسرے فعل سے نماز کو ختم کیا تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہو جائے گا مگر اس نماز کو دوبارہ

پڑھنا واجب ہوگا کیونکہ شریعت مطہرہ نے نماز سے نکلنے کے لئے جو الفاظ مقرر کئے ہیں ان کے ساتھ ہی نماز سے نکلنا واجب ہے یعنی **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** اس میں لفظ **اَلسَّلَام** کا دوبار کہنا واجب ہے یعنی ایک مرتبہ سیدھی طرف سلام پھیرتے وقت اور دوسری مرتبہ الٹی طرف سلام پھیرتے وقت لہذا آخری قعدہ میں تشهد، درود ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر خط کشیدہ الفاظ کہتی ہوئی پہلے دائیں طرف سلام پھیرے پھر یہی الفاظ کہتی ہوئی بائیں طرف سلام پھیر دے۔

تنبیہ: نماز کے جو شرائط و فرائض بیان ہوئے اگر ان میں سے بلا عذر صحیح ایک کو بھی چھوڑ دیا تو نماز نہ ہوگی جو ضروری چیزیں خارج یعنی نماز سے باہر ہوتی ہیں ان کو شرائط اور جو ضروری چیزیں داخل نماز یعنی نماز کے اندر ہوتی ہیں ان کو فرائض کہتے ہیں لہذا اگر شرائط میں سے کسی ایک کو بھی بلا عذر صحیح چھوڑ دیا تو نماز شروع ہی نہ ہوگی اور اگر فرائض میں سے کسی ایک کو بھی بلا عذر صحیح چھوڑ دیا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

نماز کے واجبات

نماز کے واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو نماز میں یاد آنے پر سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اگر نماز پڑھنے کے بعد یاد آئے تو دوبارہ اس نماز کا پڑھنا واجب ہوگا اور اگر جان بوجھ کر کوئی واجب چھوڑ دیا تو اجدہ سہو کافی نہیں بلکہ دہرانا ضروری ہے۔

واجبات نماز کا مختصر بیان

- (۱) تکبیر تحریرہ میں لفظ ”اللہ اکبر“ ہی کہنا۔ (۲) پوری الحمد شریف کا پڑھنا (۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعات میں الحمد شریف کے ساتھ کوئی چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو ملانا۔
- (۴) الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ (۵) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ (۶) الحمد شریف اور سورۃ کے درمیان ”آمین“ اور بسم اللہ شریف کے سوا اور کچھ نہ پڑھنا۔ (۷) الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر فوراً رکوع کرنا۔
- (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (۹) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (۱۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (۱۱) قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہو۔ (۱۲) فرض اور وتر اور سنت مؤکدہ نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں پوری التحیات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔ (۱۳) ہر قعدہ میں پوری التحیات پڑھنا۔ (۱۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ میں لفظ اَلسَّلَام کا دوبار کہنا۔ (۱۵) وتر میں دُعاے قنوت کا پڑھنا۔
- (۱۶) وتر میں دُعاے قنوت پڑھنے سے پہلے ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہنا۔ (۱۷) دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔
- (۱۸) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ (۱۹) کوئی واجب نماز بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا۔

(۲۰) دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار وقفہ نہ کرنا یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کی مقدار خاموش رہنا۔

نماز کے مفسدات

نماز کے مفسدات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک چیز بھی پائی گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی لہذا نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

مفسدات نماز کا مختصر بیان

(۱) ”اللہ اکبر“ کے الف کو کھینچ کر ”اللہ اکبر“ پڑھنا یا ”اکبر“ کو ”اکبر“ یا ”اکبار“ پڑھنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے اسی طرح ”نَسْتَعِينُ“ کو الف کے ساتھ ”نَسْتَعِينُ“ اور اَنْعَمْتُ کی ت کو پیش یا زیر یعنی اَنْعَمْتُ یا اَنْعَمْتُ پڑھنے سے بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

(۲) آ، اور ہ، اُف، تف وغیرہ حروف دردیٰ مصیبت کی وجہ سے نماز میں نکلے گی تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی البتہ اگر مریضہ کی زبان سے حالت نماز میں بے اختیار آہ یا اوہ یا ہائے وغیرہ نکل گیا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔

(۳) دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز اٹکی ہوئی تھی نماز پڑھتے ہوئے زبان سے اس کو نکال کر یا ویسے ہی یہ چیز نکل لی اور اس نے یہ چیز جو نگلی ہے اگر چنے کی مقدار کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

(۴) نماز پڑھتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تو نماز ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا دوبارہ وضو کرے نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر اتنی آواز سے ہنسی کہ خود نے آواز سُنے پاس والیوں نے نہیں سُنی تو نماز ٹوٹ گئی لیکن وضو نہیں ٹوٹا لہذا دوبارہ نیت کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر صرف مسکرائی کہ دانت چمکے آواز پیدا نہیں ہوئی تو اس سے نہ تو نماز ٹوٹتی ہے اور نہ ہی وضو۔

(۵) ایک رکن میں تین بار بدن کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تین مرتبہ کھجانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ کھجانا یا پھر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور ہاتھ ہٹھا لیا اس کے بعد پھر کھجایا تو یہ تین مرتبہ ہو گیا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ ہاتھ کو حرکت دے کر کھجایا مگر ہاتھ نہیں ہٹایا تو یہ ایک مرتبہ کھجانا کہلائے گا مگر بغیر حاجت کے ایک بار کھجانی بھی پرہیز کرے۔

نماز پڑھی رہی تھی کہ کوئی مرد یا عورت اس کے سامنے گزر گئی تو اس کی نماز نہیں ٹوٹتی مگر نمازی کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے البتہ نماز پڑھنے والی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ایسی جگہ نماز نہ پڑھے۔ جو گزرنے کا راستہ ہو ورنہ گناہ نماز پڑھنے والی کو ملے گا ایسی جگہ پر اگر مجبوراً نماز پڑھنا پڑھے تو سترہ یعنی ایک ہاتھ برابر لمبی (تقریباً ڈیڑھ فٹ) اور انگلی برابر موٹی لکڑی وغیرہ اپنے سامنے گاڑے یا کھڑی کر لے۔

نماز کے مکروہات

مکروہات دو قسم پر ہیں۔ (۱) مکروہات تنزیہی (۲) مکروہات تحریمی

مکروہات تنزیہی اگر نماز میں واقع ہو جائے تو نماز ہو جاتی ہے مگر ان سے پرہیز کرنا چاہئے جب کہ مکروہ تحریمی اگر نماز میں واقع ہو جائے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یعنی ایسی نماز کو دوبارہ بغیر کراہت تحریمی کے پڑھنا واجب ہوگا ورنہ ایسی نماز پڑھنے والی گناہ گار ہوگی ہم یہاں صرف مکروہات تحریمی کو اختصار کے ساتھ لکھتے ہیں۔

مکروہات تحریمی کا مختصر بیان

(۱) کپڑے یا بدن سے کھینا یا کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا شلوار اٹھا لینا۔

(۲) کپڑا الٹکانا یعنی سر یا کندھے پر کپڑا، چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ اس دونوں کنارے لٹکتے ہوں اگر چادر یا دوپٹہ وغیرہ عورت نیاں طرح سر پر ڈالا اور کسی دوسری چیز سے سر کے بال یا کان یا بدن کا وہ عضو جس کا چھپانا فرض ہے پورا کھلا رہا یا اس عضو کا چوتھائی حصہ کھلا رہا تو نماز ہی نہ ہوگی۔

(۳) پیشاب، پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا۔ لہذا اس صورت میں پہلے پیشاب، پاخانہ سے فارغ ہو جائے اگر غلبہ ریح ہو تو ہوا خارج کر کے وضو کرے اس کے بعد نماز پڑھے۔ (۴) انگلیاں چٹکانا (۵) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے اگر دیکھنے میں سینہ بھی قبلہ کی طرف سے پھیر دے گی تو نماز فاسد ہو جائے گی جب کہ سر گھمائے بغیر کن آنکھوں سے یعنی آنکھوں کو گھما کر ادھر ادھر بلا حاجت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۶) کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا یعنی کوئی عورت بیٹھی ہوئی یا لیٹی ہوئی ہے اب اس کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا اس طرح کہ اس کا منہ اس کے منہ کی طرف ہو جائے۔ (۷) ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا۔ (۸) بلا ضرورت کھنکارنا اگر ضرورتاً ہو مثلاً بلغم وغیرہ اٹک گیا تو کھنکارنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹) قصد اجماعی لینا اگر خود ہی جماعی آجائے تو حرج نہیں۔ (۱۰) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا یا جس کمرے میں نماز پڑھ رہی ہو اس میں اس کے سر پر یعنی چھت پر جاندار کی تصویر کا ہونا یا دائیں بائیں دیوار میں جاندار کی تصویر بنی ہو یا لگی ہو یا آگے پیچھے جاندار کی تصویر کا ہونا ان تمام صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (۱۱) الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا۔

(۱۲) میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اگر ناپاک ہو ننگے اور ناپاک کی بقدر مانع نماز ہوگی تو نماز نہ ہوگی اگر دوسرے کپڑے ہوں تو میلے کپڑے اتار کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز پڑھے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ لے مگر نماز کو نہ چھوڑے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (۱۳) قرآن مجید کو الٹا پڑھنا یعنی ایک سورۃ پڑھ کر پھر اس سے پہلی سورۃ کو پڑھنا جیسے پہلی رکعت میں **اَلَمْ تَرَ کَیْفَ** پڑھی پھر دوسری رکعت میں **اِنَّا اَنْزَلْنٰ** پڑھی تو جان بوجھ کر

اس طرح خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا گناہ ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت مروی از حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
اور اگر بھول کر اس طرح پڑھ لیا تو گناہ نہیں ہوتا، لہذا نماز پڑھنے کے لئے ترتیب کے ساتھ سورتوں کو یاد کر لے۔

سجّدہ سہو کا بیان

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی کوپورا کرنے کے لئے سجّدہ سہو واجب ہے۔

سجّدہ سہو کا طریقہ

نماز کے آخر میں اتّحیات پڑھنے کے بعد سیدھی طرف سلام پھیر کے دو سجّدے کرے اور پھر دوبارہ اتّحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ اگر پھول کر وہی طرف بغیر سلام پھیرے سجّدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہے مگر قصد ایسا کرنا مکروہ ہے۔

فائدہ : اگر ایک سے زیادہ واجب چھوٹ جائیں جب بھی ایک ہی دفعہ سجّدہ سہو کرنا کافی ہوگا، اسی طرح سجّدہ سہو کرنے کے بعد اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجّدہ سہو واجب ہوتا ہو تو اب پھر دوبارہ سجّدہ سہو کرنے کی حاجت نہیں وہی پہلے والا کافی ہوگا۔
تنبیہ : اگر قصد یعنی جان بوجھ کر کسی واجب کو چھوڑ دیا تو سجّدہ سہو کافی نہیں بلکہ اس نماز کو دہرانا ضروری ہے۔

ان چیزوں کا مختصر بیان جس سے سجّدہ سہو واجب ہوتا ہے

(۱) اگر بھولے سے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجّدے کئے تو سجّدہ سہو کرے۔ (۲) وتر سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ اور نفل کی تمام رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ کا ملانا واجب ہے لہذا اگر ان کی کسی رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے تو سجّدہ سہو کرے۔
(۳) چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملانا بھول گئی تو پچھلی دونوں رکعتوں میں الحمد شریف پڑھ کر سورۃ ملائے اور سجّدہ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں الحمد پڑھ کر سورۃ نہیں ملائی تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں الحمد پڑھ کر سورۃ ملائے اور سجّدہ سہو کرے۔ (۴) چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملانا بھول گئی اور پہلی صورت میں پچھلی دونوں رکعتوں میں بھی الحمد شریف پڑھ کر سورۃ ملانا بھول گئی اور دوسری صورت میں پچھلی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں بھی الحمد شریف پڑھ کر سورۃ ملانا بھول گئی اور اتّحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ اس نے سورۃ نہیں ملائی تو سجّدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے مسئلہ نمبر ۳ کو غور سے پڑھے۔ (۵) اگر الحمد شریف پڑھ کر سورۃ ملانا بھول گئی اور رکوع میں چلی گئی پھر یاد آیا کہ سورۃ نہیں ملائی یا رکوع کرنے کے بعد سجّدہ کرنے سے پہلے سورۃ کا نہ ملانا یاد آیا تو ان صورتوں میں واپس کھڑی ہو کر سورۃ پڑھے پھر رکوع کا اعادہ کرے اور آخر میں سجّدہ سہو بھی کرے۔ (۶) اگر الحمد شریف پڑھنا بھول گئی اور صرف سورۃ پڑھ کر رکوع میں

چلی گئی پھر رکوع میں یاد آیا یا رکوع میں کھڑی ہونے کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا کہ الحمد شریف نہیں پڑھی تو پھر کھڑی ہو کر الحمد شریف پڑھے اور اس کے ساتھ بھی ملائے اس کے بعد رکوع کا اعادہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔ (۷) الحمد شریف پڑھ کر سوچنے لگی کہ کون سی صورت پڑھوں اور اس سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی کہ جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۸) الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر بھولے سے کچھ سوچنے لگی اور رکوع کرنے میں تین تسبیح پڑھنے کی مقدار دیر ہو گئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۹) اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے اس قاعدے کو اچھی طرح سمجھ لے کہ دو فرض، دو واجب اور واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار تاخیر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ (۱۰) ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز میں اور نماز وتر میں اور چار رکعت والی سنت مؤکدہ نماز کے پہلے قعدہ میں اگر التحیات کے بعد **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** تک درود شریف پڑھ لیا یا اتنی دیر خاموش ہی بیٹھی رہی دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۱۱) سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو نہیں ہوتا بلکہ ان نمازوں میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا جائز ہے پھر جب تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو تو پھر ثناء سے پڑھنا شروع کرے۔ (۱۲) قعدہ میں دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدہ سہو کر لے۔ (۱۳) قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بجائے الحمد شریف کو پڑھ دیا یا قرآن کی آیت پڑھ دی تو سجدہ سہو کر لے۔ (۱۴) نیت کے باندھنے کے بعد **سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ** کی بجائے التحیات یا دُعاے قنوت پڑھے گی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (۱۵) تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑا بھی سیدھا نہیں ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور باقی نماز پوری کرے اس صورت میں سجدہ سہو نہیں ہوگا اور اگر نیچے کا آدھا دھڑا سیدھا ہو گیا تو اب قعدہ میں نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہو جائے اور ختم نماز سجدہ سہو کر لے۔ (۱۶) چوتھی رکعت پر قعدہ کرنا بھول گئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑا بھی سیدھا نہیں ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات، درود اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر سیدھی کھڑی ہو گئی ہو تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد شریف اور سورۃ بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر لیا ہو تب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور سلام پھیر دے سجدہ سہو نہ کرے یہ چھ رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور فرض دوبارہ پڑھے اور اگر پانچویں رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو چار رکعت نفل ہو جائیں گے اور ایک رکعت بے کار ہو گئی اس صورت میں بھی فرض دوبارہ پڑھے گی۔ (۱۷) اگر چار رکعت نفل نماز پڑھنے میں درمیان میں یعنی دوسری رکعت کے بعد بیٹھنا یعنی قعدہ کرنا بھول گئی تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اس وقت تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہئے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا اس حال میں کہ دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی تھی تو اس صورت

میں بھی ختم نماز پر سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ (۱۸) چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دے تو اب اٹھ کر اپنی نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے، البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھے۔ (۱۹) نماز میں کوئی واجب بھولے سے رہ گیا تھا جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف یا ایک طرف سلام پھیرا اور نہ ہی کسی سے بات چیت کی ہے غرضیکہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو اگرچہ اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ شریف یا درود شریف وغیرہ کوئی وظیفہ پڑھنے لگی ہو تب بھی سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔ (۲۰) بھولے سے نماز وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اس کا کوئی اعتبار نہیں لہذا تیسری رکعت میں پھر دعائے قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ (۲۱) نماز وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی یعنی الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر رکوع میں چلی گئی تو واپس کھڑی ہو کر دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (۲۲) نماز وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنے کے بجائے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** پڑھ لی پھر یاد آنے پر دعائے قنوت پڑھی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲۳) فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد شریف پڑھ کر سورت بھی پڑھ لی پھر بھی سجدہ سہو نہ کرے بلکہ نماز پوری کر کے سلام پھیر دے۔ (۲۴) اگر بھولے سے نماز کی سنتوں میں سے کوئی سنت رہ گئی مثلاً پہلی رکعت میں **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** پڑھنا بھول گئی غرضیکہ نماز کی سنتوں کے رہ جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا البتہ قصد یعنی جان بوجھ کر نماز کی سنتوں کو چھوڑنا برا ہے اور اگر چھوڑنے کی عادت بنالے گی تو گناہ گار ہوگی۔ (۲۵) کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو اب سجدہ کرے اور پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ سہو کرنے سے پہلے جو نماز کے افعال ادا کئے وہ باطل نہ ہوں گے ہاں اگر قعدہ کے بعد نماز کا رہ جانے والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہے گا لہذا سجدہ سہو کرنے کے بعد دوبارہ قعدہ کر کے دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (۲۶) اگر تکبیر قنوت یعنی الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر دعائے قنوت کے لئے جو اللہ اکبر کہا جاتا ہے اسے کہنا بھول گئی تو سجدہ سہو کرے۔ (۲۷) ثناء، دعا اور تشہد بلند آواز سے پڑھے گی تو یہ خلاف سنت ہوگا مگر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (۲۸) شک کی تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن (غالب گمان) میں سجدہ سہو واجب نہیں مگر جب کہ سوچنے میں تین تسبیح کی مقدار وقفہ ہو گیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۲۹) جس عورت کو رکعت کی گنتی میں شک ہو مثلاً تین رکعتیں ہوئیں یا چار رکعتیں اور بالغہ ہونے کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر نماز کو توڑ دے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی نماز پڑھتے ہوئے ایسا شک ہو چکا ہے تو کم کی جانب کو اختیار کرے مثلاً تین یا چار رکعتوں میں شک ہوا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو تین رکعتیں قرار دے اور اگر دو اور تین رکعتوں میں شک ہو تو دو رکعتیں قرار دے لہذا اگر تین یا چار رکعتوں میں شک ہو تو تین رکعتیں قرار دیکر تیسری رکعت پر قعدہ کرے پھر چوتھی

رکعت پڑھ کر بھی قعدہ کرے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے اسی طرح اگر ایک یا دو رکعتوں میں شک ہو تو ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے پھر دوسری رکعت پڑھ کر بھی قعدہ کرے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے البتہ غالب گمان کی صورت میں سجدہ سہو نہیں کرے گی مثلاً تین رکعت والی نماز میں دو یا تین رکعتوں میں شک ہو یعنی دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور غالب گمان اس طرف ہے کہ یہ تیسری رکعت ہے تو اسی پر عمل کرے یعنی تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اس صورت میں سجدہ سہو بھی نہیں کرے گی اور اگر دوسری رکعت کی طرف غالب گمان ہو تو اسی پر عمل کرے یعنی ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دے اور سجدہ سہو نہ کرے البتہ اگر سوچنے میں تین تسبیح کی مقدار کا وقفہ ہو گیا تو غالب گمان کی صورت میں بھی سجدہ سہو کرے گی۔ (۳۰) نماز وتر میں شبہ ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اور دونوں طرف گمان برابر ہے یعنی غالب گمان کسی طرف بھی نہیں ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ کر قعدہ کرے پھر تیسری رکعت میں بھی دعائے قنوت پڑھے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ دوسری رکعت ہے تو پھر دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ دوسری رکعت مکمل کر کے قعدہ میں التحيات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور اس میں دعائے قنوت پڑھ کر رکوع سجود کرے اور نماز مکمل کر کے دونوں طرف سلام پھیر دے اس صورت میں سجدہ سہو بھی نہیں کرے گی۔ (۳۱) الحمد شریف کے بعد سورت ملائی اس کے بعد پھر الحمد شریف پڑھی تو پھر بھی سجدہ واجب نہ ہوا۔

قضا نماز کا بیان

کسی عبادت کو اس کے مقرر وقت پر کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گزر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں فرض نمازوں کو بلا عذر صحیح قضا کرنا سخت گناہ ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت گزر جائے اس کے بعد پھر وہ نماز ادا کر لے (یعنی قضا کر کے پڑھے) تو وہ ایک کھُٹب آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (مجلس الامرار) کھُٹب اسی سال کا ہوتا ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور قیامت کے ایک دن کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہوگی تو اس حساب سے ایک وقت کی نماز قضا کرنے پر دو کروڑ اٹھاسی سال (28800000) جہنم کے عذاب کی وعید ہے۔ **نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ**

حکایت : ابن ابی الدنیا نے حضرت عمرو بن دینار علیہ الرحمۃ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص کی بہن کا انتقال ہو گیا تو اس نے اپنی بہن کی تجہیز و تدفین کی ذمہ داری پوری کی جب وہ قبرستان سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹا تو اس نے قبرستان میں روپوں کی تھیلی بھول جانے کا ذکر کیا چنانچہ اس نے اپنے دوستوں میں سے کسی ایک شخص سے مدد طلب کی چنانچہ وہ دونوں قبر پر آئے اور تھیلی کی تلاش کی تو وہ مل گئی اس کے بعد اس نے اپنے دوست سے کہا کہ تم مجھ سے دُور ہٹھ جاؤ تو کہ میں دیکھوں کہ میری بہن کس حال میں ہے چنانچہ اس نے اپنی بہن کی قبر پر سے کچی اینٹیں ہٹائیں تو ناگاہ اس نے دیکھا کہ